بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　　و علی عبدہ المسیح الموعودؑ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعودؓ)

ماہانہ　　**مشکوٰۃ**　　قادیان

جلد ۱۹	وفاء ۱۳۷۹ ھجری شمسی بمطابق جولائی ۲۰۰۰ء	شمارہ ۷

نگران : محمد نسیم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
فخر احمد چیمہ
نصیر احمد عارف

منیجر : قاری نواب احمد گنگوہی
پرنٹر پبلشر : منیر احمد حافظ آبادی M.A.
کمپیوٹر کمپوزنگ : عطاء الٰہی احسن غوری قادیان، سید اعجاز احمد
دفتری امور : طاہر احمد چیمہ
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مطبع : فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک : 60روپے
بیرون ملک : 20امریکن ڈالر یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 5روپے

ضیا پاشیاں

اداریہ	2
فی رحاب تفسیر القرآن	3
کلام امام	4
عربی منظوم کلام	5
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے (قسط ۳)	6
خدا تعالیٰ کی حیرت انگیز مخلوق شہد کی مکھی!	9
یہ ڈھلتے سائے	16
پانیوں میں پکار	19
یورپ پر مسلمانوں کے علمی احسانات (آخری قسط)	22
اخبار مجالس	26
فالسہ ایک انمول پھل	35
وصایا	39

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Press Qadian and Published by Muneer Ahmad hafizabadi for Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat.

اداریہ

؎ ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"خدا ایک ہوا چلائیگا جسطرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہو گی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائیگی جسطرح بجلی مشرق و مغرب میں اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے ایسا ہی روحانیت کے ظہور کے وقت ہو گا۔ تب جو نہیں دیکھتے تھے وہ دیکھینگے اور وہ جو نہیں سمجھتے تھے سمجھیں گے۔ اور امن اور سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائیگی۔" (کتاب البریہ ص 270)

عالمگیر جماعت احمدیہ بڑی بے تابی کے ساتھ شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز دل کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ کا انتظار کر رہے ہیں یہ جلسہ جو ۲۸ تا ۳۰ جولائی کو لندن میں منعقد ہو گا جسمیں اکناف عالم سے عشاق دین مصطفیٰ، نور مصطفیٰ کے مظہر اتم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جاری کردہ آسمانی نظام خلافت کے سربراہ اعظم کی زیارت سے مشرف ہونے، آپ کے قرآنی علوم و معارف سے لبریز کلمات طیبات سے مستفید ہونے کیلئے، صحراؤں سمندروں اور فضاؤں کا سفر طے کرتے ہوئے جمع ہوتے ہیں۔ فرزندان توحید کا یہ بے نظیر اجتماع انسانی دلوں میں ایسا احساس پیدا کرتا ہے کہ نور کی مشعلیں لئے ہوئے خدا کے فرشتے زمین پر جلوہ افروز ہیں۔ اور آسمان سے رحمت باری تعالیٰ کی ایک موسلہ دھار بارش کا ساسماں ہے۔ تشنہ لبوں کی سیرابی کیلئے روحانی چشمے زمین سے پھوٹے ہیں۔ آسمانی نور اور زمینی نور کے امتزاج سے معرض وجود میں آنے والی روحانی کرنوں کا ایک دلکش منظر دکھائی دے رہا ہے۔ جو خوش نصیب احمدی ان کیفیات سے گزرتے ہیں ان کے دلوں میں ایک عجیب روحانی انشراح و انبساط کی کیفیت ہوتی ہے۔ محبت الٰہی کے آثار و علامات ان کی رگ و ریشہ، انکی حرکات و سکنات سے ظاہر ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا تحریر جہاں اسلام اور احمدیت کو حاصل ہونے والی عظیم الشان فتوحات کی بشارت دیتی ہے وہاں آپ کے منجانب اللہ ہونے کی ایک زبردست دلیل مہیا کرتی ہے۔ جس زمانہ کی یہ تحریر ہے ظاہری اسباب و وسائل کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی شخص یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ قریب زمانہ میں یہ حرف بحرف پوری ہو گی۔ لیکن نور فراست سے مزین، علوم روحانی سے فیضیاب، تاریخ ادیان عالم سے واقفیت رکھنے والے آپ کے عشاق کو کامل یقین تھا کہ آپ کے یہ کلمات طیبات خدائی تقدیر کا ایک غیر منفک حصہ ہے جسے بدل دینا کسی کی بھی طاقت میں نہیں ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید سائینس اور ٹیکنولوجی کو کام میں لاتی ہوئی، نئے الیکٹرونک میڈیا سے فائدہ اٹھاتی ہوئی برق رفتاری کے ساتھ مشرق و مغرب میں پیغام حق پہنچا رہی ہے۔ کفر و شرک کی آماجگاہوں، مراکز تثلیث میں بھی اسکی بازگشت اسی طرح سنائی دے رہی ہے جسطرح مشرقی ممالک میں اسکی گونج سنائی دے رہی ہے۔ دنیا کا کوئی خطہ بھی اس چشمۂ فیض سے محروم نہیں ہے۔ (بقیہ صفحہ نمبر 38)

فی رحاب تفسیر القرآن

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا﴾ (الفرقان ایت ۳۱)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ایت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :" قیامت کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حضور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہیں گے کہ خدایا میری قوم نے تیرے اس قرآن کو بالکل چھوڑ دیا۔ اور اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا۔ یہ ایک نہایت ہی مختصر سا فقرہ ہے مگر اس میں ایسا درد بھرا ہوا ہے کہ یہ میرے سامنے کبھی نہیں آیا کہ میرا دل اس کو پڑھ کر کانپ نہ گیا ہو۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں فرماتے کہ اے میرے رب! میری قوم نے قرآن کو بالکل ترک کر دیا حالانکہ یہ کہنا بھی کافی تھا۔ بلکہ فرماتے ہیں اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا۔ یہاں ہٰذا کا لفظ بہت ہی درد اور افسوس کو ظاہر کر رہا ہے فرماتے ہیں خدایا تو نے میری قوم کو یہ ایک ایسی اعلیٰ درجہ کی نعمت دی تھی۔ اور ایسی بابرکت کتاب بخشی تھی کہ جس کی دنیا میں اور کوئی مثال نہ تھی۔ مگر میری قوم نے اس کو بھی چھوڑ دیا۔ دنیا میں دھیلے دمڑی کی چیز کو تو کوئی چھوڑتا نہیں لیکن ایسے قرآن کو جس کے مقابل میں ساری دنیا کا مال و متاع بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتا چھوڑ دیا گیا اور اسے پیٹھ پیچھے پھینک دیا گیا۔

اس جگہ قوم کے مصداق رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے آپ کو نہ مانا۔ مگر آج کل کے مسلمان بھی اس کے مخاطب ہیں جو رسول کریم ﷺ کے امتی کہلانے کے باوجود قرآن کریم کو بالکل چھوڑ بیٹھے ہیں۔ وہ قرآن جو ان کی ہدایت کے لئے آیا تھا اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ تک پہنچانے کے لئے آیا ہے اسکو آج کل اس طرح استعمال کیا جاتا ہے کہ زندگی بھر تو قرآن کا لفظ بھی ان کے کانوں میں نہیں پڑتا لیکن جب کوئی مر جائے تو اسے قرآن سنایا جاتا ہے۔ حالانکہ مرنے پر تو سوال یہ ہونا چاہئے کہ بتاؤ تم نے اس پر کیا عمل کیا نہ یہ کہ مرنے کے بعد تمہاری قبر پر کتنی بار قرآن کریم ختم کیا گیا۔ پھر ایک استعمال اس کا یہ ہے کہ ضرورت پڑے تو آٹھ آنے لیکر اس کی جھوٹی قسم کھالی جاتی ہے اور اسطرح اسے دوسروں کے حقوق دبانے کا ایک آلہ بنایا جاتا ہے۔ تیسرے اس طرح کہ ملاں اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کے وارث قرآن لاتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے اس کے گناہ بخشوائیں۔ اور ملانے ایک حلقہ سا بنا کر بیٹھ جاتے ہیں اور قرآن ایک دوسرے کو پکڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے یہ تیری مِلک کی۔ اس طرح وہ سمجھتے ہیں کہ مردہ کے گناہوں کا اسقاط ہو گیا۔ مگر مردہ کے گناہوں کا کیا اسقاط ہونا ہے۔ ان ملاؤں اور اس مردہ کے وارثوں کے ایمانوں کا اسقاط ہو جاتا ہے۔ پھر ایک استعمال ایک اس کا یہ ہے کہ ملانے آٹھ آٹھ آنے کے قرآن لے آتے ہیں اور جب کسی کے ہاں کوئی مر جاتا ہے اور وہ قرآن لینے آتا ہے تو اسے بہت سی قیمت بتا دی جاتی ہے۔

...... پھر ایک استعمال اسکا یہ رہ گیا ہے کہ اسے عمدہ غلاف میں لپیٹ کر دیوار سے لٹکا دیتے ہیں پھر ایک استعمال یہ ہے کہ جزدانوں میں ڈال کر گلے میں لٹکا دیتے ہیں۔ تا کہ عوام سمجھے کہ بڑے بزرگ اور پارسا ہیں ہر وقت قرآن پاس رکھتے ہیں۔ غرض آج مسلمان در گور و مسلمانی در کتاب، والی بات نظر آتی ہے۔ اسلام کا نشان صرف قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور کتب ائمہ میں ملتا ہے اس کا نشان لوگوں کی زندگیوں میں کہیں نہیں ملتا۔ ...... یہ تباہی جو عملی اور اعتقادی لحاظ سے مسلمانوں پر آئی اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا اور اس پر عمل کرنا ترک کر دیا۔ اگر وہ قرآن کریم پر عمل کرتے تو جس طرح صحابہؓ ساری دنیا پر غالب آگئے تھے۔ اسی طرح وہ بھی غالب آجاتے اور کفر اور تثلیث کا نشان تک دنیا سے مٹ جاتا۔ (تفسیر کبیر جلد 6 ص 484)

اسلام ہمیشہ اپنی پاک تعلیم اور ہدایت اور اپنے ثمرات انوار و برکات اور معجزات سے پھیلا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"جو جاہل مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے وہ نبیٔ معصوم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کرتے ہیں اور اسلام کی ہتک کرتے ہیں خوب یاد رکھیں کہ اسلام ہمیشہ اپنی پاک تعلیم اور ہدایت اور اپنے ثمرات انوار و برکات اور معجزات سے پھیلا ہے اور آنحضرت ﷺ کے عظیم الشان نشانات آپ کے اخلاق کی پاک تاثیرات نے اسے پھیلایا ہے اور وہ نشانات اور تاثیرات ختم نہیں ہو گئیں بلکہ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود رہتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں اس لئے آپ کی تعلیمات ہمیشہ اپنے ثمرات دیتی رہتی ہے اور آئیندہ جب اسلام ترقی کرے تو اسکی یہی راہ ہو گی نا کوئی اور۔"

(لیکچر لدھیانہ ص ۲۵۔۲۶ مطبوعہ ۱۹۰۵ء روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۷۳، ۲۷۴)

"صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کامل اور زندہ مذہب ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ اسلام کی عظمت و شوکت ظاہر ہو اور اسی مقصد کو لیکر میں آیا ہوں.......

میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹادے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْد ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دی ہے اور میں نے اپنا پیغام پہنچادیا ہے۔ اب اس کو سننا، نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔"

(لیکچر لدھیانہ ص ۴۲ مطبوعہ ۱۹۰۵ء روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۹۰)

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا....... میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنے سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیٔے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئینگے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھادے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا.......

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈ ینگے۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔"

(تجلیات الٰہیہ، صفحہ ۱۷، ۱۸ مطبوعہ ۱۹۰۶ء روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام

نَزَلَتْ مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ لِنَصْرِنَا

ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتر آئے

بُشْریٰ لَکُمْ یَا مَعْشَرَ الاِخْوَانِ ۔ طُوْبیٰ لَکُمْ یَا مَجْمَعَ الْخُلَّانِ

تمہیں، اے جماعتِ برادران! بشارت ہو۔ تمہیں اے جماعتِ دوستان! مبارک ہو

اَلْیَوْمَ یَوْمٌ فِیْہِ حَصْحَصَ صِدْقُنَا ۔ قَدْ مَاتَ کُلُّ مُکَذِّبٍ فَتَّانِ

آج وہ دن ہے جسمیں ہمارا صدق ظاہر ہو گیا۔ اور ہر ایک مکذب فتنہ انگیز مر گیا۔

اَلْیَوْمَ کُلُّ مُبَایِعٍ ذِیْ فِطْنَۃٍ ۔ اِزْدَادَ اِیْمَاناً عَلیٰ اِیْمَانِ

آج ہر ایک دانا بیعت کرنے والا۔ اپنے ایمان میں ایسا زیادہ ہو گیا کہ گویا نیا ایمان پایا۔

مَاتَ الْعِدَا بِتَفَکُّنٍ وَّ تَنَدُّمٍ ۔ وَالْحَقُّ بَانَ کَصَارِمٍ عُرْیَانِ

دشمن شرمندگی اور ندامت سے مر گئے۔ اور حق ایسا کھل گیا جیسا کہ ننگی تلوار

ہَلْ کَانَ ھٰذَا فِعْلَ رَبٍّ قَادِرٍ ۔ اَمْ ہَلْ تَرَاہُ مَکَائِدَ الْاِنْسَانِ

کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل نہیں ہے۔ یا تو اس کو انسان کا فریب سمجھتا ہے؟

کِیْدُوْا جَمِیْعاً کُلُّکُمْ لِاِھَانَتِیْ ۔ ثُمَّ انْظُرُوْا اِکْرَامَ مَنْ صَافَانِیْ

تم سب مل کر میری اہانت کے لئے کوشش کرو۔ پھر دیکھو کہ کیونکر وہ مجھے بزرگی دیتا ہے جس نے مجھے اپنی دوستی کے لئے خاص کیا ہے

یَااَیُّھَا النَّاسُ اتْرُکُوْا طُرُقَ الاِبَا ۔ کُوْنُوْا لِوَجْہِ اللّٰہِ مِنْ اَعْوَانِیْ

اے لوگو! سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو۔ اور خالصۃً للہ میرے انصار میں سے بن جاؤ۔

ھٰذَا اَوَانُ النَّصْرِ مِنْ رَّبِّ السَّمَا ۔ ذِیْ مُصْمِیَاتٍ مُوْبِقِ الْفَتَّانِ

یہ رب السماء کی طرف سے مدد کا وقت ہے۔ جس کے تیر خطا نہیں کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے۔

نَزَلَتْ مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ لِنَصْرِنَا ۔ رُعْبَ الْعِدَا مِنْ عَسْکَرٍ رُوْحَانِیْ

ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتر آئے۔ لشکر روحانی سے دشمن ڈر گئے۔

(نور الحق جلد دوم)

قسط سوم

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

﴿عطاالٰہی احسن غوری قادیان﴾

تعارف براہین احمدیہ

مزید دلائل دیتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نجات کے لئے ایک الہامی کتاب کی ہر حال ضرورت ہے کیونکہ

(۱)کامل معرفت کے بغیر نجات نہیں۔

(۲)کامل معرفت کے لئے الہامی کتاب کا ہونا ضروری ہے کیونکہ کامل معرفت صرف مشاہدہ کائنات سے حاصل نہیں ہوتی۔

نجات تبھی ہوگی جب کہ انسان خدا کی محبت کو دنیا کے تمام عیش اور آرام پر مقدم سمجھے اور ایسا تبھی ہوگا جب کہ اسے خدا پر کامل یقین ہو ایسا یقین جیسا کہ اسکو اپنے گھر کی دولت پر۔ اپنے صندوق کے گنے ہوئے روپیوں پر اور اپنے ہاتھ کے لگائے ہوئے باغوں پر ہے۔ جب تک ایسا یقین خدا پر نہ ہوگا خدا کی طرف دلی جوش سے رجوع محال ہے اور وہ تب تک حاصل نہیں ہوگا جب تک کہ خدا خود اپنے الہام سے اسکی اطلاع نہ دے کیوں کہ مشاہدہ کائنات صرف اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ ایک صانع ہونا چاہئے۔ اور چاہئے سے "ہے" کی مستحکم چٹان پر صرف الہامی کتاب ہی قائم کر سکتی ہے۔

برہمو سماج کے وساوس کا جواب

وسوسہ اوّل :-

یہ بحث، کہ کوئی کتاب الہامی انسانی طاقتوں سے باہر ہے، بے فائدہ ہے کیوں کہ الہام کی تو عقل کے بعد ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔

جواب :- حضور فرماتے ہیں کہ قیاسات عقلیہ سے معرفت کامل حاصل نہیں ہوتی۔ اگر عقل سے معرفت کامل مل جائے تو کیوں اس عقل نے ہی کسی کو دہریہ، کسی کو طبعیہ اور کسی کو کسی طرف جھکا دیا۔

وہ معرفت جس کے لئے روح تڑپتی ہے محض عقل سے حاصل نہیں ہو سکتی کیوں کہ اگر حاصل ہو سکتی ہے تو ایسا عاقل کہاں جسکا یقین وجود صانع عالم اور جزا سزا و غیرہ امور معاد پر "ہے" کے مرتبہ تک پہنچ گیا ہو۔ جس کی توحید میں شرک کی کوئی رگ باقی نہ رہی ہو۔

حضور فرماتے ہیں کہ مجرد عقل کافی نہیں بلکہ الہام ضروری ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے الہام اور عقل کا باہم جوڑ مقرر کیا ہے۔ عقل اچھی چیز ہے مگر بغیر الہام کے اندھی ہے۔ ہم تم سب آنکھوں سے ہی دیکھتے ہیں پر آفتاب کی بھی ضرورت ہے کانوں سے سنتے ہیں مگر ہوا کی بھی ضرورت ہے۔ آفتاب چھپا تو بس اندھے ہو کر بیٹھے رہو۔

وسوسۂ دوم :-

برہمو سماج والے کہتے ہیں کہ اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ الہام کی ضرورت ہے مگر تب بھی لازم نہیں آتا کہ خدا تعالیٰ نے ضرور وہ الہام نازل کیا ہے۔

جواب :- حضور فرماتے ہیں کہ جس کامل اور بے نظیر کلام کی ضرورت تھی وہ تو موجود ہے پھر باوجود اس کے کہ قرآن مجید موجود ہے ایک موجود اور بین شے کو غیر موجود کہنا کہاں کی عقل مندی ہے؟ اگر کچھ بس چل سکتا ہے کہ تم قرآن کے بیان کردہ عقائد کو توڑ کر دکھاؤ۔

وسوسۂ سوم :-

اگر مجرد عقل کے ذریعہ سے معرفت تامّہ و یقین تام میسر نہ ہو تب بھی کسی قدر معرفت تو حاصل ہو جاتی ہے۔

جواب :- حضور فرماتے ہیں کہ نیک خاتمہ کامل یقین پر موقوف ہے اور کامل یقین خدا کی بے نظیر کتاب سے ہی حاصل ہوتا ہے اور جب تک حقیقی معرفت حاصل نہ ہو تو گناہ سے بچے رہنا بھی ممکن نہیں۔ اس کے علاوہ اگر عقل کافی ہوتی تو کیا یہ درست نہیں کہ اسی عقل نے کتنوں کو دہریہ اور کتنوں کو بت پرست اور خدا جانے کن کن عقائد کا مالک بنا دیا۔ برہمو سماج والوں نے اپنی عقل پر بھروسہ کر کے ایسے عقائد گھڑ لئے ہیں جن سے خدا کی عزت اور بزرگی دور ہوتی ہے۔

وسوسۂ چہارم :- اگر تکمیل معرفت الہامی کتاب پر ہی موقوف ہے تو اس صورت میں یہ ضروری تھا کہ تمام انسانوں کو الہام ہوتا۔

جواب :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اعتراض کا مفصل اور مدلل جواب دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ صاحب الہام ہونے کے لئے قابلیت اور استعداد شرط ہے۔ ہر کس و ناکس کو الہام نہیں ہوا کرتا۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں فرماتا ہے :

وَإِذَا جَآئَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (الجزء نمبر ۸)

یعنی جس وقت قرآن کی حقیت ظاہر کرنے کے لئے کوئی نشانی کفار کو دکھلائی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ جب تک خود ہم پر ہی کتاب الٰہی نازل نہ ہو۔ تب تک ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ کس جگہ اور کس محل پر رسالت کو رکھنا چاہئے۔ یعنی قابل اور نا قابل اسے معلوم ہے اور اسی پر فیضان الہام کرتا ہے کہ جو جوہر قابل ہے۔

یہ قدرت کا قانون ہے کہ کوئی خوبصورت پیدا ہوتا ہے اور کوئی بدصورت پیدا ہوتا ہے، کوئی اندھا پیدا ہوتا ہے اور کوئی سوجاکھا، کوئی ضعیف البصر کوئی قوی البصر غرض مختلف طریق پر انسانوں کی پیدائش ہوتی ہے اور انسان اپنے دائرہ قابلیت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکتا۔ اور جو کچھ وہ ترقی کرتا ہے اسی دائرے کے اندر کرتا ہے جو اس کا فطرتی دائرہ ہے۔ لیکن یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر توحید الٰہی کا بیج بویا ہے جیسا کہ خود فرمایا :

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى

اسی طرح فرمایا : وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔

لیکن یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ بیج سب میں برابر نہیں ہوتا بلکہ جابجا قرآن شریف میں اس بات کو

بیان کیا ہے کہ یہ تخم انسانوں میں حسب مراتب ہے۔ کسی میں بہت کم کسی میں متوسط کسی میں بہت زیادہ اور جو فطرتی قوتوں کے لحاظ سے چیدہ اور برگزیدہ تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے رسالت کے لئے چن لیا۔ ہر انسان کے اندر ایک نور قلب ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا۔

پس اب یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ افراد بشر یہ عقل اور اخلاق اور نور قلب میں الگ الگ مراتب پر ہیں تو وحی ربانی سے بھی بعض افراد کا خاص ہونا کوئی انہونی بات نہیں۔ اور یہ بات اپنے بپایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ آفتاب اپنی روشنی برابر چھوڑتا ہے لیکن اس کی روشنی قبول کرنے میں ہر مکان برابر نہیں ہے۔ وہ مکان جن کی دیواریں نہایت ہی صاف اور کثیف نہ ہو کر صاف اور شفاف روشن شیشے کی ہوتی ہیں وہ سب سے زیادہ اس روشنی کو پاتے ہیں بلکہ صرف روشنی کو قبول ہی نہیں کرتے بلکہ چاروں طرف اس کی روشنی کو پھیلاتے ہیں۔ اور یہی حال انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے۔ اور ان میں سے سب سے بڑھ کر ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں فرماتا ہے :اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کأنہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیء ولو لم تمسسہ نار نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شیء علیم۔

اللہ نور السموات میں اس فیضان کو ظاہر کیا گیا ہے جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور اس سے فیضیاب ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں۔ لیکن ایک اور فیضان بھی ہے جو انہی لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے جو استعداد اور قابلیت رکھتے ہیں۔ اور اس کی مثال اللہ تعالیٰ نے اس طرح دی ہے جس کو بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اس نور کی مثال (فرد کامل میں جو پیغمبر ہے) یہ ہے جیسے ایک طاق (یعنی سینہ مشروح حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم) اور طاق ایک چراغ (یعنی وحی اللہ) اور چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جو نہایت مصفی ہے۔ (یعنی پاک اور مقدس دل میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہے جو کہ اپنی اصل فطرت میں شیشہ سفید اور صافی کی طرح ہر یک طور کی کثافت اور کدورت سے منزہ اور مطہر ہے۔ اور تعلقات ماسوی اللہ سے بکلی پاک ہے) اور شیشہ ایسا صاف کہ گویا ان ستاروں میں سے ایک عظیم النور ستارہ ہے جو کہ آسمان پر بڑی آب و تاب کے ساتھ چمکتے ہوئے نکلتے ہیں جن کو کوکب دری کہتے ہیں (یعنی حضرت خاتم الانبیاء کا دل ایسا صاف کہ کوکب دری کی طرح نہایت منور اور درخشندہ جس کی اندرونی روشنی اس کے بیرونی قالب پر پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے) وہ چراغ زیتون کے شجرۂ مبارکہ سے (یعنی زیتون کے روغن سے) روشن کیا گیا ہے (شجرۂ مبارکہ زیتون سے مراد وجود مبارک محمدی ہے جو نہایت جامعیت و کمال انواع و اقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے جس کا فیض کسی جہت و مکان و زمان سے مخصوص نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام علیٰ سبیل الدوام ہے اور ہمیشہ جاری ہے کبھی منقطع نہیں ہوگا) اور شجرۂ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی (یعنی طینت پاک محمدی میں نہ افراط ہے نہ تفریط۔ بلکہ نہایت توسط و اعتدال پر واقع ہے اور احسن تقویم پر مخلوق ہے۔"

(جاری)

خدا تعالیٰ کی حیرت انگیز مخلوق!

شہد کی مکھی

صمد احمد غوری متعلّم مدرسہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

وَ أَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (النحل: ٦٨-٦٩)

ترجمہ: اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی تو پہاڑوں اور درختوں میں اور جو (انگوروں وغیرہ کیلئے لوگ) ٹٹیاں بنا لیتے ہیں اپنے گھر بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے (تھوڑا تھوڑا لیکر) کھا اور اپنے رب کے بنائے ہوئے طریقوں پر جو تیرے لئے آسان کئے گئے ہیں چل۔ ان مکھیوں کے پیٹوں میں سے (تمہارے) پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگوں کی ہوتی ہے (اور) اس میں لوگوں کیلئے شفاء (کی خاصیت رکھی گئی) ہے۔ جو لوگ سوچ اور فکر سے کام لیتے ہیں ان کے لئے اسمیں یقیناً کئی نشان (پائے جاتے) ہیں۔

سورۃ النحل کی ان دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک حیرت انگیز مخلوق، شہد کی مکھی کا ذکر کر کے لوگوں کو اپنی تخلیق کا ایک نمونہ دکھایا ہے۔ آیئے ان دو آیات کی روشنی میں ہم حقیقت حال کا سائنس کے ذریعہ جائزہ لیں۔

ابتداء کرنے سے پہلے مذکورہ آیات کے آخری فقرے پر توجہ کرتے ہیں کہ ان فی ذالک لاٰیۃ لقوم یتفکرون یقیناً اسمیں ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں ایک نشان ہے۔ چنانچہ صدیوں پہلے سے ہی لوگ شہد کی مکھیوں پر تحقیقات کرتے آرہے ہیں۔ اور آج تک ان کے بارے میں کئی معلومات سے آگاہ بھی ہو چکے ہیں مگر پھر بھی ان کی معلومات کا ایک کثیر حصہ ابھی باقی ہے۔ اور آج بھی اگر کوئی سائنسدان جو قدرت سے محبت رکھتا ہو انکی طرف جاذب ہو کر ان کا مشاہدہ کرتا ہے تو نئی سے نئی باتیں اسکے سامنے آتی رہتی ہیں۔

روس کے ایک مشہور ایپی کلچرسٹ پروفیسر این۔ ایم وٹوٹ سکائی (N.M.VITVITSKY) لکھتے ہیں کہ "اگر آپ سو سال لگاتار بلاناغہ بھی ان مکھیوں کا مشاہدہ کرتے رہیں گے تو ہمیشہ ایک نئی بات ان میں پائینگے جو پہلے آپ نے کبھی نہ سنی ہوگی۔ اور نہ دیکھی ہوگی........ قدرت نے ان مکھیوں کے اندر اتنے عجائبات رکھ دئے ہیں کہ ان کو دیکھ کر آپ کی حیرت کبھی ختم نہ ہوگی"

(بحوالہ انگریزی رسالہ منارت دسمبر ۹۷ء ص ۴۳)

شہد کی مکھیوں کا معاشرتی نظام :

مکھیوں میں معاشرتی نظام بظاہر ایک حیران کن بات لگتی ہے مگر یہ امر واقعہ ہے جسے آج کے سائنسدانوں نے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ ایک سائنسدان اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں جسکا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے :

اکثر کیڑوں اور مکھیوں میں معاشرتی نظام نہیں ہوتا۔ وہ الگ اور غیر معاشرتی اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ مگر ان کے علاوہ دو قسم کے کیڑے ہیں جو اپنی زندگی کو باقائدہ منظم کر کے آپس میں ڈیوٹیاں تقسیم کرتے ہوئے ایک قوم کی طرح معاشرتی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کو Isoptera اور Hy-menoptera) کہا جاتا ہے اسوپٹیرا جیسے دیمک اور ہائمنوپٹیرا جیسے چونٹیاں ، شہد کی مکھیاں اور بھڑ وغیرہ۔۔۔(ضمنی طور پر ان دونوں اقسام کے کیڑوں کے بارے میں صرف اتنا ہی تحریر ہے کہ) ان دونوں کے رہن سہن کے طریقے مختلف ہیں مگر ان کا مدعا ایک ہی ہے۔ کہ مل جل کر رہنا اور اپنے اندر ایک نظام قائم رکھنا۔"

(Biology,3rd edition; by Kareem Arms, Pamela S. Camp, page:523)

پس شہد کی مکھیاں ایک نظام کے تحت کام کرتی ہیں۔ اس کے لئے ان میں تین درجوں کی مکھیاں ہوتی ہیں۔(۱) رانی مکھی (۲) مزدور مکھی اور (۳) نر مکھی

۱) رانی مکھی

رانی مکھی گوری، دوسری مکھیوں کی نسبت آگے سے لمبی اور جسامت کے لحاظ سے بھی بڑی ہوتی ہے مگر نر مکھی کے جتنی بڑی نہیں۔

دیکھئے : (John Gedde 1721; from the English Apiary or the compleat Bee-MasterMas quoted from Butler)

رانی کو تمام مکھیوں میں ایک خاص امتیاز حاصل ہوتا ہے اور وہی تمام چھتے پر حکومت کرتی ہے۔ یہ امر دوسری مکھیوں پر کسی قسم کی جبر یا ظلم کی صورت ہرگز نہیں ہوتا کہ جسکی وجہ سے وہ رانی مکھی کے ماتحت ہو کر کام کرتی ہیں بلکہ وہ سب اسکے محتاج ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ رانی کے بغیر سب کو ایک ہی جگہ رہ کر اپنی اپنی مرضی کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح انکا محلہ ایک دوسرے کے ذریعہ پیدا شدہ اختلافات کے سبب جلد ٹکڑوں میں بٹ جاتا ہے اور اس بات کو ساری مکھیاں اچھی طرح سمجھتی ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے اوپر حاکم مقرر کر لیتی ہیں اور اسی کے فیصلہ پر یہ سب عمل کرتی ہیں۔ انسانوں کیلئے اس میں اتفاق و اتحاد اور برکات خلافت کا یقیناً ایک بہت بڑا سبق موجود ہے۔ اس کے علاوہ رانی کا کام صرف نر مکھیوں کے ساتھ مل کر انڈے دینا ہوتا ہے۔

۲) نر مکھی

نر مکھی جسامت کے لحاظ سے سب سے بڑی ہوتی ہے یہاں تک کے رانی سے بھی بڑی ہوتی ہے مگر لمبائی میں اس سے چھوٹی ہوتی ہے نر کے پاس کوئی ڈنک نہیں ہوتا کہ جس کے ذریعہ وہ اپنا دفاع کر سکے اس کا ایک ہی کام ہوتا ہے کہ رانی سے ملنا اور پھر مر جانا

(The Hive and the Honey bee page 68)

۳)مزدور مکھی

شہد کے چھتے کا سب سے اہم رکن مزدور ہوتے ہیں۔ جو مازر گل(pollengrains)اکٹھا کر کے ان سے شہد بناتے ہیں وہ چھتے کے کنارے صف باندھ کر کھڑے رہتے ہیں اور ہمیشہ چوکس اور دفاع کیلئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ یہاں ایک حیرت انگیز حقیقت جو قابل بیان ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ االلہ تعالیٰ بصرہ العزیز بھی اپنی تصنیف میں بیان فرماتے ہیں کہ

"اچانک اغراض کار کیلئے اڑنے کی قابلیت کا ہونا ان کے جسم کیلئے درجہ حرارت پر انحصار کرتا ہے جسکو کہ ان کو 35c رکھنا لازم ہوتا ہے"(-Revelation, rational ity ,knowledge and truth pg:547)

مزدور محلے کے سب سے چھوٹے افراد ہوتے ہیں مگر آبادی میں سب سے زیادہ۔ انکی زندگی کی معیاد چھ ہفتوں سے لیکر چھ مہینوں تک ہوتی ہے یہ بات اس موسم پر منحصر ہوتی ہے جسمیں وہ پیدا ہوتے ہیں۔ مزدور مکھی میں غیر ترقی یافتہ مادے ہوتے ہیں اور انڈے دینے سے قاصر رہتے ہیں سوائے اس کے کہ جب رانی مر جائے

(The hive and the honey bee pg : 69)

علاوہ ازیں وہ مزدور ہی ہوتے ہیں جو محلّہ کے تمام افراد کیلئے کھانا جمع کرتے ہیں اور چھتے کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔

شہد کے چھتے کی حیران کن باریکیاں :

جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَ أوحیٰ رَبُّکَ الی النَّحلِ أنِ اتَّخِزیٰ من الجِبالِ بُیُوتاً وَمِنَ الشجرِ وَمِماَ یَعرِشوُن

کہ تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ تو پہاڑوں میں اور درختوں میں اور جو (انگوروں وغیرہ کیلئے لوگ) ٹٹیاں بنالیتے ہیں ان میں اپنے گھر بنا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا کہ شہد کی مکھی کو اس نے ہی وہ طریقے بتائے جس پر عمل کرتے ہوئے وہ اپنا گھر بناتی ہے۔ اور اس مخصوص ذکر میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیق کی ایک چھوٹی سی مثال دیکر اپنی ہستی کا ایک بیّن ثبوت دے رہا ہے۔ چنانچہ شہد کی مکھی کے گھر یعنی اس کے چھتے کو دیکھ کر انسان واقعی دنگ رہ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ایسی ماہر کاری گری اور پیائش سے بنایا جاتا ہے کہ ہمیں یقین ہی نہیں ہوتا کہ ایک چھوٹے سے کیڑے کے دماغ میں ایسی پیائش اور کاریگری کا نقشہ آسکے جو کہ انسانوں میں بھی بڑے سے بڑے انجنیئر ہی کر سکتے ہیں۔ صرف مال جمع کر کے گھر بنا لینا یہ تو ہم اکثر جانوروں میں دیکھتے ہیں مگر مال کو جمع کر کے اس مال کو اپنے استعمال کیلئے موزوں بنانا جانوروں میں ہمیں مشکل سے نظر آتا ہے۔ پر یہی کام شہد کی مکھی کرتی ہے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ شہد کا چھتا موم سے بنا ہوتا ہے مگر وہ کہاں سے آتا ہے اور کسطرح اسے استعمال کیا جاتا ہے یہ بھی ایک دلچسپ امر ہے۔ چنانچہ ایک سائنسدان اپنی کتاب میں اس کے متعلق لکھتے ہیں :

"شہد کا چھتا مکھیوں کے ذریعہ بنائے ہوئے موم سے بنتا ہے۔ موم کے ٹکڑے پچھلے والے پیر کے سب سے پہلے جوڑ کے ذریعہ چار جوڑی غدود میں سے نکالے جاتے ہیں...... پھر وہ موم ان کے لعاب میں ملا کر گوندھا جاتا ہے۔ اور وہ ایسا اسلئے کرتے ہیں کہ وہ نرم ہو جائے اور ایک موزوں درجہ حرارت پر

آجائے۔ جسکے بعد پھر اسے جیسا چاہے موڑا جاتا ہے۔"

(Winston, M.L, (1991) The bilology of the honey bee. Hardward University Press, London pg:85)

یہاں تک تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اب جو آگے ہے وہ اس سے بہت حیرت انگیز ہے۔ شہد کی مکھی کا چھتا اپنے اندر حیرت کے سمندر کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اور عجیب ہے کہ یہ مکھیاں نہایت ہی ماہر مہندست کی کاریگریکا مظاہرہ کرتی ہیں۔ اور ان کا گھر اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ بہت ہی باریک بینی اور زبردست مشینوں سے پیائش کرکے بنایا گیا ہے۔ چنانچہ جو cells مکھیاں اپنے چھتے کے لئے تیار کرتی ہیں وہ سارے شش پہلو (hexagonal) ہوتے ہیں او دو cells کے درمیان بلکل 120° کا زاویہ ہوتا ہے۔ اور تجربات کرکے سائنسدانوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ :

"نئے نئے بنے ہوئے چھتے کی پیائش قابل دید ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر cell کی دیوار کی چوڑائی 0.073+0.002 m.m ہوتی ہے اور ساتھ والے cell کی دیوار کا زاویہ بلکل 120 ڈگری ہوتا ہے اور ہر کومب (comb) اپنے ساتھ والے کومب سے 0.950 سینٹیمیٹر پر ہوتا ہے۔"

(Winston,M.L;(1991) The biology of the honey bee.)

صرف اتنا ہی نہیں شہد کی مکھیاں اپنے چھتے کے موسم کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"چھتا جب درخت کی کھوہ میں یا چھوٹے غاروں میں بنا ہوتا ہے تو ان میں آنے جانے کے لئے بھی ایک ہی راستہ ہوتا ہے۔ جسکی وجہ سے وہ ہوادار نہیں رہتا اور بسبب اسکے کبھی کبھی carbon dioxide کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور اس طرح دوسرے gases کا بھی توازن برقرار نہیں رہتا۔ اور پھر مکھیوں کا اس میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تب اس کا توازن قائم کرنے کیلئے مکھیاں ٹولیاں بنا بنا کر باری باری چھتے کے کنارے اندر داخل ہونے والے راستہ پر جاتی ہیں اور اپنی دُموں کا رخ باہر کی طرف کرکے بیٹھ جاتی ہیں۔ اور پھر تیزی سے پر مارنے لگتی ہیں اور اسطرح تازی ہولباسی ہوا کو باہر کر دیتی ہے۔ یہ عمل دس سیکنڈ تک جاری رہتا ہے۔ اور اگر مزید ضرورت ہو تو دوسرا گروہ اس ڈیوٹی کو سرانجام دیتا ہے۔ الغرض چھتے کا درجہ حرارت جب بھی 35 سینٹیگریڈ سے زیادہ ہو جاتا ہے وہ یہی طریق اپناتی ہیں۔ اور ایسے مواقع پر ہونے والی ہوادانی کے اس عمدہ طریق سے درجہ حرارت کو کنٹرول کرنے میں جلد کامیاب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ بیک وقت پر مارنا شروع کرتی ہیں اور بیک وقت بند کر دیتی ہیں۔"

(Revelation Rationality Knowledge And Truth)

اسکے بعد ایک اور حیرت کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرائی جاتی ہے۔ جب مکھیوں کو اپنے چھتے کو چھوڑ کر دوسری جگہ چھتہ بنانے کی نوبت آتی ہے تو مزدور مکھی اپنے مقصد کو کسطرح حل کرتی ہے۔ چنانچہ اس کام کیلئے مزدور مکھیوں میں سے کچھ مکھیاں جائزہ لینے کے لئے وقف ہوتی ہیں۔ اور وہ جن طریقوں سے اپنا یہ عمل سرانجام دیتی ہیں اس کا مشاہدہ کرکے یا سن کر انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ اور سوچنے لگتا ہے کہ کہاں سے اس چھوٹے سے کیڑے کے دماغ میں یہ عقل کی باتیں آئیں! پس وہ جائزہ لینے والی مکھیاں اچھی جگہ تلاش کرنے کیلئے مختلف سمتوں میں نکل جاتی ہیں اور ایسی جگہ کو ڈھونڈتی ہیں جو محفوظ بھی ہو اور گلستان کے

قریب بھی۔ پھر ان سب خبروں سے وہ رانی مکھی کو آگاہ کرتی ہیں۔ جسکے بعد رانی مکھی ایک موزوں فیصلہ کر لیتی ہے۔ اب خبروں سے آگاہ کرنے کا جو طریق ہے وہ بھی نہایت ہی دلچسپ ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں :۔

"ہر ایک جائزہ لینے والی مکھی جب واپس اپنے محلہ میں آتی ہے تو ایک نہایت ہی پیارا رقص کرتی ہے۔ جو کہ ایک خاص رخ میں مڑ کر کیا جاتا ہے اور اس رقص اور اس مخصوص رخ کے ذریعہ وہ رانی کو صاف بتاتی ہے کہ اس نے کیا دیکھا؟ اور کہاں اور کتنی دور اس جگہ کو دیکھا اور وہاں سے گلستان کتنی دوری پر ہے اسطرح وہ اپنے محلہ اور نئی جگہ کے درمیان فاصلے کو بھی اور اس جگہ اور گلستان کے درمیان حائل فاصلے کو بھی بخوبی بیان کرتی ہے اور اسی طرح وہ اس نئی جگہ کی مکمل تفصیل کو بھی بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ وہ جگہ قدرتی رکاوٹوں سے کتنی محفوظ ہے آیا وہ کسی درخت کی کھوہ میں ہے یا پتھروں کے درمیان کسی غار میں ہے یا کسی درخت کے ایسے تنے پر ہے جسکو اطراف سے ٹہنیوں نے محفوظ کر رکھا ہے اسطرح ہر جائزہ لینے والی مکھی رانی کو آکر مطلع کرتی ہے اور جب تک جائزہ لیکر سب واپس نہ آجائیں رانی انتظار کرتی رہتی ہے پھر سب کی خبریں جاننے کے بعد وہ ایک فیصلہ لیتی ہے اور پھر وہ جس جگہ کو چنتی ہے اسطرف قافلے کیساتھ کوچ کرتی ہے۔"

(Revelation Rationality Knowledge And Truth)

اب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کسطرح شہد کی مکھیاں اپنے چھتے کو زہریلے جراثیم یعنی Bacteria اور Virus سے محفوظ رکھتی ہیں اس موضوع کے متخصصین نے یہ پتا لگایا ہے کہ شہد کی مکھی کے جسم پر کوئی بھی Bacteria یا Virus نہیں رہتا۔ اس بات سے حیرت میں پڑ کر انہوں نے اس کی وجہ دریافت کرنے کیلئے ایک نئی کھوج شروع کی اور اس تحقیق میں ان پر یہ ثابت کیا کہ شہد کی مکھیاں جراثیم کیلئے کچھ درختوں کی گوند سے دفاعی مادہ اکٹھا کرتی ہیں جسکو اب ہم پروپولس (propolis) کہتے ہیں اس مادہ یا دوائی میں Bac-teria یا virus کو مارنے کی ایک عجیب طاقت ہوتی ہے شہد کی مکھیاں جب اپنا چھتا بناتی ہیں تو اس دوائی کو چھتے کے تمام کناروں پر لگا دیتی ہیں پھر کوئی بھی مکھی جب باہر سے واپس آکر اپنے چھتے میں داخل ہونے لگتی ہیں تو وہ سب سے پہلے ان کناروں پر اپنے قدم رکھتی ہے اور اسطرح اس کے پیروں پر لگے ہوئے تمام جراثیم propolis کے ذریعہ مر جاتے ہیں۔

سوچنا چاہئے کہ ایک کیڑا جو اپنی مادی زندگی میں سائنسی تجربات کا ذرہ بھر بھی حامل نہیں ہو سکتا تو ان سے فائدہ اٹھانے کیلئے ان تجربات کو اپنی زندگی میں کسطرح رائج کر سکتا ہے؟ پس شہد کی مکھی کا اپنے دماغ سے آہستہ آہستہ اور درجہ بدرجہ اپنے گھر کو تیار کرنا اور اس کا عجیب علوم حاصل کرنا کہ کسطرح اپنے مسکن تیار کرے اور کیا میٹیریل (Material) اس کے بنانے میں لگائے اور کسطرح اس کو تمام گندگیوں اور بیماریوں سے محفوظ رکھے یہ تمام باتیں اسکے دماغ میں ایک ایسی ہستی نے ڈالی ہونگی جو ان علوم کو اچھی طرح جانتی ھو اور اس جگہ دہریوں کو یہ سمجھ جانا چاہیے کہ وہ ھستی باری تعالیٰ ہی ھے جسنے کائنات کی تمام خلعت کو خلقت وجود بخشا اور وہ تمام اسباب اور علوم انکو عطا کئے جسکے ذریعہ سے وہ اپنی راہ حیات طے کر سکیں۔

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

شہد کی تیاری :-

اس بات کو سب ہی جانتے ہیں کہ شہد کی مکھی پھولوں کے لذیذ شربت سے شہد تیار کرتی ہے۔ مگر پھولوں کے رس کو مکھی اتنے میٹھے شہد میں کسطرح تبدیل کرتی ہے یہ بھی حیرت انگیز امر ہے۔ چنانچہ مکھی پھولوں کے لذیذ شربت کو اپنے منہ میں لیکر لعاب میں ملاتی ہے۔ پھر شربت اور لعاب کو ملا کر بنائے ہوئے آمیزش کے ہر چھوٹے سے قطرے کو اپنی زبان پر لیکر بار بار ملتی ہے اور پھر کہیں جاکر شہد کی ایک بوند تیار ہوتی ہے اس وجہ سے مکھیوں کو پھولوں کے اس شربت کی تلاش میں بار بار باہر جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح دن بدن کام چلتا رہتا ہے اور آخر چھتا شہد سے بھر جاتا ہے۔

شاہی جیلی :-

شہد کی مکھی کی بالیدگی میں ایک خاص قسم کے ہارمون کی آمیزش ہوتی ہے۔ جسکو شاہی جیلی Royal jelly کہا جاتا ہے۔ اور یہ صرف رانی مکھی کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ تمام مکھیاں عام شہد میں اور شاہی جیلی میں فرق کرنے میں پورا اقتدار رکھتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز اسکے متعلق فرماتے ہیں کہ :-

"شاہی جیلی میں ایک خاص خوبی ہوتی ہے جو رانی کو انڈے دینے کی قوت عطا کرتی ہے۔ تاکہ وہ جلد سے جلد زیادہ تر انڈے دے سکے۔ اور اس کا وزن دوسری عام مکھیوں سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں شاہی جیلی رانی مکھی کی عمر بڑھانے کا بھی ذریعہ ہوتی ہے اور اسطرح اس کی عمر دوسری مکھیوں سے سو گنا بڑھ جاتی ہے۔"

(Revelation Rationality Knowledge And Truth)

پس شہد کی مکھیاں نہایت ہی محنت و مشقت کے ساتھ مختلف طریقوں سے شہد تیار کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ شہد مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔ مثلاً سفید، لال، بھورا، گلابی وغیرہ۔ اور ان سب کی الگ الگ خاصیت ہوتی ہے اسی بات کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ

پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے (تھوڑا تھوڑا لیکر) کھا اور اپنے رب کے بنائے ہوئے طریقوں پر جو تیرے لئے آسان کئے گئے ہیں چل۔ ان مکھیوں کے پیٹوں میں سے (تمہارے) پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگوں کی ہوتی ہے

شہد میں شفاء کی خاصیت :-

شہد میں کئی وٹامن ہوتے ہیں زیادہ اہم بات یہ ہیکہ اس میں وٹامن B13,B14,Bt بھی ہوتے ہیں جو کسی اور خوراک میں نہیں ہوتے۔ یہ وٹامن خلئے D.N.A کے بنانے میں ناقابل فہم طریقے سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ شہد اور بھی کئی مرکبات کا حامل ہوتا ہے۔ جیسے کہ فاسفورس کے کیمیائی ضمیر اور خلیہ کی تقسیم کے لئے بی کمپلیکس وٹامن (folic acid) وغیرہ۔ جسمانی طور پر کمزور لوگوں کو کچھ عرصہ قبل تلی کو پکا کر بطور علاج کھلایا جاتا رہا۔ پھر اس سے تسلی بخش علاج نہ ہو سکنے پر شہد اور زیتون کو استعمال کیا گیا اور اس قسم کے مریضوں کے لئے بہترین غذا مانی گئی۔ شہد میں موجود اوپر بیان

کئے گئے ہارمون کی موجودگی اسکو پرانی بیماریوں اور جسمانی کمزوریوں کا بے مثال علاج بنادیتی ہے۔

شہد کے وہ خواص جو زخموں کے مندمل کرنے اور صحت کے لئے انتہائی مفید ہونے کے سلسلہ میں کسی طبی بحث کے متقاضی نہیں ہیں۔ اسکی افادیت کے سب معترف ہیں۔

شہد تمام قسم کی بیماریوں کیلئے مفید اثر رکھتی ہے۔ خاص طور پر گٹھیا، جسمانی ضعف، وزن میں عام طور پر واقع ہونے والی کمی معدہ اور معدے کی آنتوں کے زخم یا ناسور (السر) پرانی جلدی بیماری اور بخار کے بعد صحت کے بحال ہونے کے درمیانی وقفے اور دمے کیلئے بھی بے حد مفید ثابت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جاری تحقیقات کے ذریعہ شہد میں پوشیدہ نئے نئے جواہر نکلتے جارہے ہیں۔ اسی کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بیان فرما رہا ہے فیہ شفاءللناس اس شہد میں تمام لوگوں کیلئے شفاء رکھی گئی ہے۔

حاصل کلام :-

پس اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اسکے شہد کے بارے میں مختصر مفید اور جامع الفاظ میں اس کے تمام ادوار بیان کرکے اپنی تخلیق کا ایک چھوٹا سا جلوہ دکھاتا ہے۔ جسکو دیکھ کر انسانی عقل ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتی ہے۔ جیسا کہ ان دو آیات کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے أوحىٰ ربُّكَ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں کہ تیرے رب نے جو تمام جہانوں کا بھی رب ہے شہد کی مکھی کی طرف خاص وحی کی کہ اپنی زندگی کو میرے بتائے ہوئے طریق پر چلا۔ الغرض جسکو وہ علیم و قدیر خدا اپنی خاص رہنمائی عطا کرے وہ تمام دنیا کے لئے باعث کشش بن جاتا ہے۔ خواہ وہ کیڑا ہی کیوں نہ ہو۔

کائنات کے وجود پر غور و فکر کرنے کی خدا نے اپنے پاک کلام میں کئی مقامات پر صاحب بصیرت افراد کو دعوت دی ہے زمین و آسمان کا نظام اور اسکا ہر ادنیٰ سے ادنیٰ جز اس امر کی فعلی شہادت پیش کر رہا ہے کہ اس کا خالق و مالک وحدہ لاشریک ہے۔ اس کی تخلیق کے کسی حصہ پر تحقیق کرنے والے صدیوں کی کاوشوں کے بعد بھی ایک ظنی علم تک پہنچ کر بے بس نظر آتے ہیں اور اپنی لاعلمی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جسطرح شہد کی مکھی کے کردار کی مثال انسانی فہم و شعور سے بالا ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے ہزار گنا بڑھ کر اجرام فلکی و سماوی اور ارض و سماوات کی تخلیق و تنظیم ہمیں شرک کی آلائشوں سے پاک کر کے خدائے واحد کے تصور تک پہنچاتی ہے۔ بڑے بڑے عقل و دانش کے دعویدار اور سائنس کے میدان میں نامور محقق خدا کے بارے میں یوں "ہونا چاہئے" کی حد تک پہنچ کے ٹھہر جاتے ہیں اور آگے راستہ نہ ملنے کی وجہ سے بسااوقات ٹھوکر کھاتے ہیں۔ ان میں سے کئی علم الیقین اور حق الیقین کی سرحدوں سے محروم ہو کر اپنے عدم علم کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

پس خواہ شہد کی مکھی کا کردار ہو یا ایک حقیر چیونٹی کی حرکت عمل کا تعلق۔ دنیا و مافیہا کی ہر چیز میں ایک مربوط نظام کا پایا جانا ایک لاشریک غیر بالا ہستی کے وجود کا پتہ دیتا ہے اور عقل و شعور کی رہنمائی ایک حد تک ہمارا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور علم الیقین کی روشنی فرمان الٰہی کے مطابق لایدرکہ الابصار و ہو یدرک الابصار (نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں بلکہ وہ نظروں تک پہنچ جاتا ہے) الٰہی فضل اور نیر الہام کی محتاج نظر آتی ہے۔ اور جب تک نیر الہام میسر نہ ہو عقل محض ایک اندھی چیز ہے۔

پس آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پاک کلام قرآن مجید کی آیات وبینات پر پوری گہرائی کے ساتھ فکر و تدبر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور کر دے۔ (آمین)

ڈھلتے سائے

(ڈاکٹر سلطان احمد ہاری پاری گام کشمیر)

یہ وقت بھی کیا چیز ہے ہمیشہ جیسے اس کے پر لگے رہتے ہیں۔ یوں اڑتا جاتا ہے کہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ کب صبح ہو گئی اور کب شام۔ کب انسان بچپن کے ہنستے کھیلتے دنوں اور آزاد فضاؤں سے نکل کر جوانی کے ذمہ دارانہ اور فکر انگیز ایام کو پار کرتا ہوُا بڑھاپے کی پریشانیوں اور تلخیوں کے دور میں جکڑ لیا جاتا ہے۔ ابھی کل کی ہی بات لگتی ہے جب یہ آنکھیں مستقبل کے حسین خواب اپنے اندر لیے ہوئیں چمکا کرتی تھیں لیکن آج مرجھا سی گئی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے پلک جھپکتے ہی اتنے سارے سال گزر گئے۔ وقت اور زندگی کی بے وفائی کا یہ احساس تو انسان کے دل و دماغ پر ہر وقت چھایا رہتا ہے۔ البتہ بعض اوقات یہ احساس شدت اختیار کرتا ہے جیسے کسی کے فوت ہونے پر۔ اس کے علاوہ بھی ہمارے روزمرہ کے مشاہدے میں ایسی باتیں آتی ہیں جو ہمیں یاد دلاتی رہتی ہیں کہ یہ زندگی عارضی ہے۔ ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ میں برسوں کے بعد اپنے آبائی گھر میں کھڑکی کے پاس شام کے وقت بیٹھا تھا۔ سامنے آسمان میں چاند کو دیکھ کر مجھے پچیس چھبیس سال پرانی باتوں کی یاد تازہ ہو گئی۔ بچپن میں اکثر اسی کھڑکی کے پاس اپنی ماں کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ دن کے وقت سہ پہر کے تیزی سے ڈھلتے ہوئے سایوں کو دیکھتا کہ کسطرح سورج ڈوبتے ہوئے ایک دم غائب ہو جاتا ہے اور شام کے وقت ایک بڑے سے چاند کو دیکھتا جو سامنے پہاڑ کی آڑ سے نکل کر آسمان میں اونچا ہوتا ہوُا نظروں سے غائب ہو جاتا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اسی چاند کو دیکھتے ہوئے ایک دن اپنی ماں سے یہ کہا تھا کہ یہ چاند جو آج ہم پر چمکتا ہے ایسے ہی ان لوگوں کی ہنستی کھیلتی زندگی پر چمکا ہوگا جن کی قبروں پر آج یہ چمکتا ہے۔ میری آنکھیں بھر آئیں جب مجھے اپنے محلے کے وہ بزرگ مرد اور خواتین یاد آگئے جنہیں میں پیار سے دادا دادی کہا کرتا تھا۔ جو مجھے اپنے کاندھوں پر بٹھا کر کھیلتے اور پیار کرتے تھے۔ میری عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ پیار و محبت کے یہ سائے میرے اوپر سے ڈھلتے گئے اور زمانے کی گہرائیوں میں گم ہو گئے۔ میرے ذہن میں صرف یادوں کے نقوش باقی ہیں جو میرے مرنے کے ساتھ ہی مٹ جائینگے۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ایک انسانی زندگی کے اوپر سے ڈھلنے والے پیار کے یہ سائے ہوں یا سہ پہر کے تیزی سے ڈھلنے والے سائے ہمیں یہی احساس دلاتے رہتے ہیں کہ ہم بھی کبھی اپنی زندگی کا سفر مکمل کر کے موت کی گہری تاریکیوں میں کھو جائینگے۔ ان

پتوں کی طرح زندگی کے یہ لمحات بکھرتے چلے جاتے ہیں۔ اور آخر پر کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ جانے والے دنیا کی کیا شے لے گئے جو ہم لیں گے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ العصر میں فرماتا ہے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنو وعملوالصٰلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر یعنی "میں زمانہ کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ یقیناً انسان گھاٹے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور مناسب حال عمل کئے اور صداقت کے اصول پر قائم ہونے کی ایک دوسرے کو تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کرنے کی تلقین کرتے رہے۔"

بغداد کی گلیوں میں برف بیچنے والے اس سوداگر کو یاد کریں جو زور زور سے آواز دیا کرتا تھا کہ لوگو مجھ سے سودا کرو میرا مال جلدی خریدو ورنہ میں برباد ہو جاؤنگا۔ اگر وقت پر اس کا مال نہ خریدا جاتا تو تپتی ہوئی دھوپ میں اس بیچارے کے ہاتھ کیا آتا۔ سارا مال پگھل جاتا!! اسی طرح کا سودا ہے ہماری یہ زندگی!! اگر صحیح وقت پر اسکا صحیح استعمال نہیں ہوگا تو ہم ہر طرح سے گھاٹے میں رہینگے۔ عمل صالح کرنے والے اور حق و صداقت پر قائم رہنے والے لوگ ہی زندگی کے اس سودے میں فلاح پاتے ہیں۔ کہتے ہیں :-

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا مردِ کوہستانی یا لالہ صحرائی

وہ جفاکش اور بلند حوصلوں والے لوگ جو اپنی محنت ومشقت سے ہزاروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں بے سہاروں کا سہارا ہوتے ہیں اور دنیا کے لئے مفید وجود بنتے ہیں وہ لوگ جو پھولوں کی طرح اپنے پاکیزہ خیالات کی خشبو کو دور دور تک بکھیرتے ہیں اور بنی نوع انسان کو پیار و محبت کا درس دیا کرتے ہیں۔ اپنے علم و عمل سے لوگوں کیلئے باعث رحمت بنتے ہیں۔ اصل میں یہی لوگ عمل صالح کرنے والے ہوتے ہیں اور لوگ ان کے مرنے کے بعد بھی ان کی اچھائی ہی کرتے رہتے ہیں۔ بیکار ہیں وہ لوگ جو کیڑوں کی طرح صرف اور صرف اپنے لئے زندہ رہتے ہیں بدبخت ہیں وہ لوگ جو اپنی باتوں سے لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ ان کے درمیان دشمنیاں پیدا کرتے ہیں اور مخلوق خدا کے لئے باعث زحمت بنتے ہیں۔ ایسے لوگ بہت برے ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد لوگ انکی برائی ہی کرتے رہتے ہیں۔ یاد رکھیں آواز خلق نقارۂ خدا۔ زندہ دل حسن اخلاق والے لوگ اللہ کے بندوں کی دلداری میں لگے رہتے ہیں اور مر کر اپنے پیچھے یادوں کا ایک سمندر اور دعاؤں کا ایک خزانہ چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسے اشخاص جن کی وجہ سے لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے ہر کسی کی نظروں میں کھٹکتے رہتے ہیں۔

حدیث نبوی ہے کہ "میں اس دنیا میں اس شتر سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اس کو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔" اس دنیا سے پل بھر کا تو ناطہ ہے ہمارا۔ چھوٹی سی ہے یہ زندگی ہماری! تو پھر یہ اکڑ یہ غرور اور جھوٹی "انا" کس لئے ؟ یہ خواہ مخواہ کے لڑائی جھگڑے یہ دشمنیاں کیوں ؟ اس سے نہ خدا خوش نہ مخلوق خدا۔ ایک انسان کو دور اندیشی سے کام لینا چاہئے۔ یہ حسن و جوانی یہ شان و شوکت یہ بہاریں یہ سدا نہیں رہینگی۔ جس جگہ ہم آج ہیں وہاں کل کوئی اور ہوگا۔ جس طرح ہم آج لوگوں کے ساتھ پیش آئینگے کل اسی طرح کا برتاؤ وہ ہمارے ساتھ کرینگے۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ ہم سب انسان ہیں جو کمزوریاں ہم دوسرے لوگوں میں ڈھونڈتے رہتے ہیں ناممکن ہے کہ وہ ہم میں نہ ہوں۔ اس دنیا میں بارگاہ الٰہی میں عزت پانے والے لوگ وہ ہوتے ہیں جو حق گو اور نیک نیت ہوں اور جن کی باتیں ہر خاص و عام کے لئے راحت کا باعث ہوں۔ دین سراسر خیر خواہی اور حسن سلوک کا نام ہے۔ حدیث شریف

میں ہے جو کسی کے کرب اور بے چینی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی بے چینی اور کرب کو دور کریگا۔ جو کسی تنگ دست کیلئے آسانی مہیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانی پیدا کریگا۔ اور جو کوئی اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیگا۔

اگر ہم لوگوں کیلئے کچھ نہ کریں تو حسن اخلاق بشاشت اور ہنستے چہرہ کے ساتھ تو ان سے ملیں تا کہ کچھ تو ان کی دلداری ہو۔ رشتہ داروں اور دوسرے لوگوں سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کریں کسی کی تحقیر نہ کریں اور کسی کو شرمندہ اور رسوا نہ کریں۔ ہمیشہ بھلے اور نیکی کی باتیں کیا کریں۔ اور لوگوں کے درمیان صلح اور صفائی کرانے میں لگے رہیں۔ قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھیں اور جو ہمیں برا بھلا کہتا ہے اس سے درگذر کریں۔ اگر بات بگڑ بھی جائے تو پہل ہمیشہ اپنی طرف سے ہونی چاہئے۔ یہی باتیں تو ایک انسان کے طاقتور ہونے کی دلیل ہیں اور نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے ادب کی نشانیاں ہیں۔ کسی کا قصور معاف کرنا بہترین خیرات ہے۔ جس طرح خیرات کرنے سے ہمارے اموال میں برکت ہوتی ہے ایسے ہی ان چیزوں سے ہماری عزت بڑھ جاتی ہے۔ بے رخی اور قطع تعلق حد درجہ کی بے ادبیاں ہیں۔ کہتے ہیں بے ادبی سے انسان بد نصیبی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جس کو ادب نہیں اس کو علم نہیں اور جو صبر نہ کرے وہ دیندار نہیں۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھتا ہے اور حد درجہ کا صبر کا مظاہرہ کرتا ہے۔ صبر سے جینا آسان ہو جاتا ہے۔ بے صبری اکثر انسان کو مشکل میں ڈال دیتی ہے۔ صبر کرنے والے حق وصداقت پر قائم رہنے والے لوگ فقیری میں بھی شاہی کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں زندگی کی پریشانیوں کے خلاف ایک ڈھال کا کام دیتی ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ ہم ہمیشہ سچائی کا ساتھ دیں اور کسی کا حق تلف نہ ہونے دیں۔ اپنی بات منوانے کبھی بھی جھوٹ کا سہارا نہ لیا کریں۔ جھوٹ بول بول کر لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال کر منافرت پھیلانا ایک نہایت ہی مکروہ بات ہے۔ لوگوں کی کمزوریوں کو خواہ مخواہ اچھالنا بدبختی کی علامت ہے۔ یہ بے تکی سی بات ہے کہ اوروں میں تو کمزوریاں تو بہت ہیں اور ہم ان سے مبرا ہیں؟ ایک ہی خاک سے تو بنے ہیں ہم سب۔ لہو کا بھی ایک ہی تو رنگ ہے۔ پہلے اپنے گریبان میں تو جھانکیں۔ اس لئے کچھ کہنے سے پہلے سوچ لینا چاہئے۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر نظر رکھنی چاہئے۔ اور بری باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہوتا ہے۔ جس طرح آئینہ چپ چاپ ہمیں چہرے کے داغ وغیرہ دکھاتا ہے اور پھر ہم ان کو دور کرنے کو کشش کرتے ہیں اسی طرح ایک انسان کو دوسرے انسان کی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بغیر کسی کو کہے سنائے کرنی چاہئے۔ کہتے ہیں دوسروں کی کوتاہیوں پر چادر ڈالنی چاہئے۔ یہ بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے کہ ہم چادر ڈال کر کہیں کہ ہم نے فلاں شخص پر چادر ڈال دی۔

یہ بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں جو اوپر بیان ہوئی ہیں عمل صالح میں شامل ہیں۔ ان باتوں پر عمل کرنے والے لوگ ہی زندہ دل کہلاتے ہیں۔ یہی لوگ ہی اللہ کے بے کس اور بے سہارا بندوں کی دلداری کا سبب بنتے ہیں۔ جینا تو انہی لوگوں کا ہے مردہ دل کیا خاک جیتے ہیں۔ ایسے لوگ جب مر جاتے ہیں تو قبر میں اتارتے وقت جب یہ کوئی صدا دیتے ہونگے اس وقت ضرور وہ دعائیں گونجتی ہونگی جو یہ زندگی بھر لوگوں سے لیتے رہتے ہیں۔ اور پھر قیامت کے دن انہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دیگا۔ جس وقت اور کوئی سایہ نہیں ہوگا صرف یہی کبھی نہ ڈھلنے والا سایہ!!!

داستان درویش

پانیوں میں پکار!

**********محترم مولوی خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان**********

نظام سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کے صیغہ دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام تربیت و تبلیغ کا کام 1948ء میں شروع ہو چکا تھا۔ آغاز 1950ء میں نظارت دعوۃ تبلیغ کی طرف سے ہارس (یو پی) بھجا گیا۔ میرے قادیان سے باہر بھجوانے کے سلسلہ میں ڈی۔ سی۔ ضلع گورداسپور سے اجازت لی گئی اور حفاظت کے لئے دو سپاہیوں پر مشتمل گارڈ کا انتظام ہوا۔ بمقام جگادھری تک گارڈ کی حفاظت میں پہنچایا گیا۔

صوبہ یو پی کے چند اضلاع میں آغاز 1950ء میں وسیع پیمانہ پر فرقہ وارانہ فسادات ہو چکے تھے۔ ماحول سہا سہا تھا۔ میں حیران تھا کہ پنجاب میں حشر، پاکستان میں محشر، اور یو پی میں دہشت، وحشت کا منظر تھا۔ کیا موت کے فرشتوں نے مجھے پہچان رکھا ہے۔ کیا قسام ازلی نے دلدوز سختی میری ہی قسمت میں لکھی ہے۔ جہاں جاتا ہوں۔ وہاں میرے استقبال کے لئے موت پہلے سے ماحول تیار کئے کمربستہ ہوتی ہے۔

ہارس میں روزانہ بیس میل پیدل تبلیغی سفر کیا کرتا تھا۔ شہر سے دو پیسے کے چوڑا نامی چاول خرید لیا کرتا تھا۔ دور جاکر کسی گاؤں میں چوڑا گڑ اور پانی سے ناشتہ کر لیا کرتا تھا۔ دوران سفر کئی طرح کی باتیں پیش آیا کرتی تھیں۔ مجھے گذرتے ہوئے دیکھ کر دو پنجابی یوں گویا ہوئے

پہلا: دیکھو! راموں! ایک اور بکرا آیا ہے۔

"جھٹکالو"۔ دوسرے نے مجھے دیکھ کر کہا۔

میں خاموش آگے چلا گیا وہ باتیں پنجابی میں کر رہے تھے اور وہ مجھے غیر پنجابی سمجھتے تھے۔

محترم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش اپنے تبلیغی سفر کے دوران درپیش ایک ایمان افروز واقعہ کا ذکر کر رہے ہیں جو داعیان الی اللہ کے لئے سبق آموز ہے! (ادارہ)

شاہجہانپور میں قرضہ لے کر ایک سائیکل خرید لی تھی۔ اور روزانہ ستر (۷۰) میل سفر کیا کرتا تھا۔ نماز تہجد کے بعد باسی روٹی پلے باندھ لیتا، شہر سے دس میل باہر کسی گاؤں کی ویران مسجد میں نماز صبح ادا کرتا۔ پانی کے ساتھ اسی باسی روٹی کا ناشتہ کر لیتا۔ گاؤں گاؤں تبلیغ کیا کرتا تھا۔ فسادات کے باعث مسلمان احمدی لوگ منتشر ہو چکے تھے۔ زیادہ اہم کام تربیت کرنا اور منتشر احمدیوں کو ان کے گھروں کی طرف آنے کے لئے مائل کرنا تھا۔

شاہجہانپور اخبار الفضل آیا کرتا تھا۔ الفضل سے معلوم ہوا کرتا تھا کہ پاکستان میں غیر احمدی مسلمان احمدیوں کی بےحد تعریف کرتے ہیں احمدیوں نے 1947ء کے خونی دور میں مسلمانوں کی بے لوث خدمت کی ہے، لیکن سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنے خطبات میں متواتر یہ انکشاف فرما رہے تھے۔ کہ شائد ہمیں پاکستان چھوڑنا پڑے اور کسی دوسرے ملک میں پناہ لینی پڑے۔ میں نے اس خیال سے تبلیغ

میں پورا زور لگایا تاکہ یہ پورا علاقہ احمدیت کی آغوش میں آجائے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اسی علاقے میں پاکستان سے ہجرت کرکے تشریف لے آئیں۔ باسی روٹی کھانے سارا دن بھوک اور سفر کے سبب میری صحت پر برا اثر پڑا۔ میرے سر کے سارے بال چند مہینوں میں جھڑ گئے۔ سر نا قابل برداشت حد تک گرم رہنے لگا۔ جس کا بداثر اب تک ہے اس کے علاوہ سہمے ہوئے ماحول میں عام لوگوں کے نازیبا سلوک کا ذہن پر مخالف اثر تھا لیکن ہر قوم میں شرفا لوگ پناہ بن جاتے رہے۔

پانیوں میں پکار!:

قصبہ محمدی (ضلع لکھیم پور کھیری) میں تبادلہ خیال میں کافی وقت صرف ہو گیا۔ سورج غروب ہو جاتا رہا تھا۔ شاہجہانپور شہر قصبہ محمدی سے بیس میل کی دوری پر تھا۔ برسات کا موسم دہشت زدہ ماحول کے خوف سے رات بیدہ پور اپنے ایک احمدی بھائی واجد علی خانصاحب کے ہاں گزارنے کا ارادہ کیا۔ غلطی یہ ہوئی کہ پختہ سڑک چھوڑ کر کچی سڑک پر چلا جو بیدہ پور کی سیدھ میں جاتی تھی۔ لیکن اس سڑک پر پہلے کبھی سفر نہیں کیا۔ تھوڑا سا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ کچی سڑک جگہ جگہ سے برساتی پانی کے باعث ٹوٹی ہوئی تھی اس روز ادھر بارش بھی کافی ہوئی تھی۔ جگہ بہ جگہ گہرے گڑھے پانی سے لبریز سنسان علاقہ کانٹے دار جھاڑیاں، کیچڑ، کہیں کہیں دھان کے کھیت پانی میں ڈوبے ہوئے۔ سائیکل ہاتھ میں تھامے ہوئے چھوٹے چھوٹے چکر کاٹتا ہؤا ان دو آدمیوں کے پیچھے چلتا رہا جو بہت دور آگے آگے جا رہے تھے۔

اچانک سامنے ایک برساتی نالہ آگیا۔ جو پوری طغیانی میں تھا۔ ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ سڑک غائب، وہ دونوں آدمی غائب، نالے کے کنارے والے دھان کے چھوٹے چھوٹے کھیت، اونچی منڈیروں والے لیکن دھان گم تھا۔ منڈیروں پر پانی تھا۔ اندھیرا ہو چکا تھا۔ منڈیروں پر سے ہوتا ہؤا نالے کے قریب پہنچا۔ منڈیروں پر پانی اندازاً ڈیڑھ فٹ بہ رہا تھا۔ سائیکل کندھے پر تھا ایک منڈیر پر کھڑے ہو کر پانی کی رفتار اور گہرائی کا اندازہ "تژ" کے ایک سرکنڈے سے لگایا۔ نالے کی گہرائی کم از کم آٹھ فٹ تھی۔ پانی اور لہروں کی تیز رفتاری ہمت توڑنے والی تھی۔ سائیکل سمیت یا بغیر سامان نالے کو تیر پار کرنا ممکن تھا۔ میرے لئے "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" کا سچا منظر تھا۔ علاوہ ازیں سنا تھا کہ بیدپور کے نزدیک اس نالے میں جھیل نما ایک گہرا سا تالاب ہے۔ برسات میں وہاں پانی کی گہرائی 20/25 فٹ ہو جاتی ہے۔ ان خیالات کے سبب سے ہوش و حواس اڑے ہوئے تھے۔ بہر حال ماحول کا دوبارہ جائزہ لیا۔ نالے کے پانی کی سب سے بڑی اور تیز رو لہر اس پار والے کنارے کے اتھلے پانی سے ٹکرا کر میرے پاؤں والے اِس پار کے کنارے سے ٹکراتی تھی۔ اور پھر میرے پاؤں کو چھو کر اُس پار والے دوسرے کنارے کے اتھلے پانی کو جا ٹکراتی تھی۔ پار والے کنارے پر ہی مینے جانا تھا۔ مینے جائزہ لیکر سائیکل سمیت اپنے آپ کو اس بڑی نہر میں ڈال دیا وزن زیادہ تھا۔ لہر نے مجھے نالے کے عین درمیان چھوڑ دیا اور آگے نکل گئی "جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہؤا دینے لگے"

تیرنے کے لئے میں نے اپنا پورا زور صرف کر دیا۔ سائیکل الجھ گیا تھا۔ کندھے سے نا اترا پانی دھکیلتے ہوئے مجھے جھیل نما تالاب کی طرف لیجا رہا تھا۔ لمحہ کے سینکڑویں حصہ میں حالت بدل جاتی تھی موت کا وقت قریب آگیا میں نہ زمین پر تھا نہ آسمان پر نہ کوئی مددگار نہ ہی دیکھنے والا اور نہ ہی کوئی راہ نجات "کوئی جان نہیں جانتی کہ اسے کب اور کس جگہ موت آئیگی" کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا ورد کرتا رہا اور بین الخوف والرجاء موت کا منتظر رہا۔

خدا کی قسم! میں نے پانیوں میں سے اپنے خالق و مالک خدا کو پکارا!! اے خدا!! اب تیرے سوا کوئی سننے والا کوئی دیکھنے والا کوئی مددگار کوئی چارہ گر نہیں ہے۔ میری لاش جھیل نما گڑھے میں گل سڑ جائیگی۔ کسی کو علم بھی نہیں ہوگا۔ اگر موت آچکی ہے تو اے خدا!! اپنے فرشتوں کو حکم دے کہ وہ میری اس حالت سے، میری اس موت سے، میرے خلیفہ کو آگاہ کر دیں تاکہ وہ میری نماز جنازہ ادا فرمائیں۔

اتنے میں ایک دوسری بڑی لہر آئی اس لہر نے گویا ڈوبتے ہوئے کو اٹھا کر نالے کے پار والے کنارے پر اتھلے پانی پر پھینک دیا۔ میرے پاؤں زمین پر لگ گئے۔ میں پانی کو چیرتا ہوا، کھیتوں کی منڈیروں پر آگے بڑھتے بڑھتے خشکی پر پہنچ گیا۔ ہوتے ہوتے ایک چبوترے پر جا بیٹھا۔ گیلے کپڑے نچوڑ کر پہن لئے میں بےحد نڈھال ہو چکا تھا موت سے مقابلہ کرتے ہوئے ساری طاقت تقریباً ختم ہو چکی تھی۔ مغرب و عشاء کی نمازیں بیٹھ کر ادا کیں۔ بوجہ نقاہت اسی چبوترے پر رات گزارنے کیلئے لیٹ گیا۔ کیا وقت تھا میں کہاں تھا کچھ پتہ نہیں تھا کہ کتے بھونکنے کی آواز سنائی دی کتے آبادی میں ہی ہوتے ہیں آبادی کا خیال آتے ہی کتوں کی آواز پر چلا گیا۔ سامنے بیدہ پور گاؤں تھا۔ لوگ سو چکے تھے تاہم ایک جگہ چار پانچ معمر آدمی درخت کے کٹے ہوئے تنوں پر بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔ مجھے بے وقت دیکھ کر حیران رہ گئے احمدی بھائی واجد علی خانصاحب کو بلا کر لائے۔ خانصاحب نے اخوت اسلامی کا بہترین مظاہرہ کیا۔ ان کے ہاں آرام سے رات بسر کی۔ میری زندگی کا یہ ایک ناقابل فراموش واقعہ ہے اور قدرت کا ایک کرشمہ!!

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of High Quality Leather, Silk & Cotton Garments, Indian Novelties & All Kinds of Indian Products :-

Contact Person :
M. S. Qureshi
Prop.
Ph. : 0091 - 11 - 3282643
Fax : 0091 - 11- 3263992

Postal Address :
4378/4B Ansari Road
Darya Ganj
New Delhi - 110002
India

آخری قسط

یورپ پر مسلمانوں کے علمی احسانات

*****از قلم محمد زکریا ورک کنگسٹن کینیڈا*****

اسلام کا سیاسی اثر

پہلی صلیبی جنگ 1196 میں ہوئی یورپین اقوام نے یروشلم پر اسی سال حکومت کی انکا بادشاہ بالڈون تھا جو عربی لباس پہنتا تھا اس نے مسلمانوں کی نقالی کرتے ہوئے شفاخانے بنوائے۔ کبوتروں کے ذریعہ پیغام رسانی شروع کی۔ اس نے حمام بنوائے یورپ میں کھانے، فرنیچر، برتن اور عمارات مشرقی طرز کی بننے لگیں۔ دمشق کی شیشہ سازی وینس کے شہر میں قائم ہوئی موسیقی میں جسی، عود، رباب، طنبورہ مقبول عام ہوئے۔

سسلی میں اسلامی تہذیب کا اثر اتنا زیادہ تھا کہ اس ملک کے تین بادشاہوں کے القاب عربی زبان کے تھے راجر دوم اپنے نام کے ساتھ المعتز باللہ ولیم اول الہادی بامر اللہ اور ولیم دوم اپنے نام کے ساتھ المستعیذ باللہ لکھتا تھا یہ القاب انکے سکوں اور خط و کتابت میں بھی استعمال ہوتے تھے سسلی کے بادشاہ راجر اول 1091-1101 کا لباس اسلامی تھا اس کے سرکاری احکامات عربی یونانی اور لاطینی میں جاری ہوتے تھے یورپ میں کاغذ پر جو پہلی تحریر لکھی گئی وہ راجر اول کی بیگم کا حکم تھا جو عربی اور یونانی میں جاری ہوا تھا۔

راجر دوم 1154-1105

سسلی کا سب سے عظیم بادشاہ تھا وہ عربی لباس زیب کرتا تھا اسکا مشہور چوغہ جس پر قرآنی آیات کوفی رسم الخط میں تحریر تھیں وی آنا کے میوزیم میں ابھی تک محفوظ ہے اسکے حرم میں متعدد بیویاں اور کنیزیں تھیں وہ سرکاری کاغذات پر اپنا نام الملک المعظم القدیس لکھتا تھا اسکے تمام فزیشن عرب تھے اسکے کورٹ میں جو آفیشل تھے انکے نام جانب aide de camp حاجب Chamberiain اور جمعدار atten-dant تھے اسکے دربار کا سب سے بڑا عالم جغرافیہ نویس الادریس تھا جسنے دنیا کا نقشہ تیار کیا اسمیں زمین گول تھی راجر کے سکوں پر یہ عبارت درج تھی المعتز لباللہ الملک المعظم راجار ثانی لا الہ وحدہ لا شریک لہ۔

ولیم اول 1154-66 اور ولیم دوم دونوں عربی روانی سے بولتے تھے ولیم اول کے باڈی گارڈوں کا کمانڈر مسلمان تھا اسکے سکہ پر یہ عبارت کندہ تھی الہارون بامر اللہ الملک المعظم۔ ولیم دوم تو بلکل مسلمان بادشاہ یا امیر لگتا تھا۔ سسلی کے شہر پالیرمو Palermo کی خواتین عرب عورتوں کی طرح نقاب اوڑھتی۔ مشرقی زیورات پہنتی، ہاتھوں پر مہندی لگاتیں اور انکے جسم کے گرد چادر ہوتی تھی۔ سرکاری ملازمین میں سے

سب سے بڑا افسر امیرالامراء ہوتا تھا تمام زمینوں کے رجسٹر اورآمدنی کے کھاتے عربی میں لکھے جاتے تھے ایڈمنسٹریشن میں افسران کے نام صاحب، کاتب اور عامل تھے فوج میں سپاہی اکثر مسلمان تھے بادشاہ راجر دوم نے باری کے قلعہ کی تعمیر میں مسلمان انجنیئروں سے کام لیا تھا اسکا سرکاری نشان (ماٹو) الحمد للہ حق حمدہ تھا۔ برطانوی مصنف جان گلب پاشا کتاب ایمپائر آف دی عربز میں صفحہ ۲۵۶ پر لکھتا ہے۔ The state robes of medieval German emperors often bore Arabic Text

میلان اٹلی کے ایک چرچ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سر کے گرد عربی حروف کا ایک ہالہ بنا ہوا ہے۔ برٹش میوزیم میں نویں صدی کی ایک صلیب موجود ہے جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہے جرمن بادشاہ فریڈرک دوم 1250-1212 کا دربار مشرقی طرز کا تھا اسکے دربار میں عرب علماء کا ہجوم رہتا تھا عرب میوزک اور ساز اسکو پسند تھا۔ اسنے مختلف مقامات پر درسگاہیں قائم کر کے یورپ سے بربریت ختم کی سالرنو کے شہر میں اسنے عربی سکول کھولا، مائیکل اسکاٹ اسکا درباری عالم تھا جو ابن رشد کی تصانیف جمع کرنے قرطبہ گیا تھا اسنے ابن رشد کی کتب ہر یونیورسٹی میں رکھوائیں اسکے دور میں الرازی کی کتاب الحاوی کا ترجمہ لاطینی میں یہودی عالم فراج بن سالم نے کیا اس سیاسی اثر کا ایک نمایاں پہلو اس صورت میں ظاہر ہوا کہ آکسفورڈ اور پیرس میں عربی زبان کی تعلیم چودھویں صدی میں لازمی قرار دی گئی۔

یہاں یہ بات دلچسپی کا باعث ہوگی کہ اسلامی شہروں کی مصنوعات یورپ میں بہت مقبول تھیں جیسے موصل کی ململ Muslin غازہ کی جالی، غرناطہ کے اونی کپڑے ایرانی تافتہ، طرابلس کے شیفون وغیرہ، انگلش کے ان لفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی شہروں کے ناموں سے بعض مصنوعات منسلک تھیں جیسے موصل سے ململ Muslin دمشق سے damask، بغداد سے Baidachini، فسطاطہ (مصر) سے Fustian، ایرانی تافتہ Tafetta۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کی بوڈلین لائبریری میں اسلامی دنیا کی ایک ہزار سالہ پرانی سائنسی نادر کتب اور نایاب مخطوطات کا ذخیرہ موجود ہے اس لائبریری نے ۱۹۸۱ء میں مسلمان علماء اور سائنسدانوں کی منتخب پچاس کتب کی نمائش کا اہتمام کیا یہ کتب قرون وسطیٰ کے علماء نے فلاسفی۔ میڈیسن۔ علم ہیئت ۔ریاضی۔ جغرافیہ جیسے علوم پر لکھیں تھیں اس نمائش کا نام The Doctrina Arabum تھا یعنی یورپ نے عرب علماء کے نظریات سے کیا سیکھا۔ یہ نمائش آکسفورڈ یونیورسٹی کے ڈیونٹی سکول کی پانچ سو سالہ پرانی تاریخی عمارت میں لگائی گئی تھی۔ ڈیونٹی اسکول کی بلڈنگ میں کئی اور نادر مخطوطات موجود ہیں جیسے میگنا کارٹا کے منشور کی اصل کاپیاں۔ لارڈ بائرن کے ہاتھ سے لکھے خط اور نظمیں وغیرہ۔ اس منفرد نمائش کا جزوی مقصد مسلمانوں کے اس دور کو اجاگر کرنا تھا جب خلیفہ ہارون رشید کے عہد خلافت میں یونانی علم اور کتابوں کے تراجم عربی میں کئے گئے یہ کام نویں اور دسویں صدی میں ہوا۔ دوسرا وہ دور جب بارہویں اور تیرہویں صدی میں عربی سائنسی کتابوں کے تراجم سپین اور سسلی میں عربی سے لاطینی میں ہوئے دنیا کی علمی تاریخ میں یہ دو سنہری ادوار ہیں۔

نمائش کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا میڈیسن ۔بائیولوجی۔ کیمیا۔ اسٹرونومی۔ ریاضی اور فزکس کی نمائش میں

راجر بیکن کی کتاب Opus Tertius بھی تھی جسمیں اس نے الزرقالی اور ابن الہیثم کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ یہاں وہ تیرہویں اور چودہویں صدی کے Latin manuscript بھی تھے جو یورپ کی جامعات میں بطور نصاب پڑھائے جاتے تھے ان میں مسلمان علماء کی کتب پیش پیش تھیں یہ مخطوطات یہاں کہ merton college کی لائبریری میں محفوظ ہیں۔ زولاجیکل سیکشن میں مائیکل اسکاٹ کی وہ کتب تھیں جو س نے فریڈرک دوئم کیلئے ترجمہ کی تھیں ان میں ابن الوحشیہ کی کتاب الفلالیہ والنباتیہ (زراعت) پر موجود تھیں ابن سینا کی کتاب الشفاء کا وہ حصہ بھی یہاں تھا جو حیوانات پر ہے جیومیٹری کے سیکشن میں Appolonius of parga کی کتاب coincs تھی جو سات حصوں پر مشتمل تھیں ان میں سے تین حصے عربی زبان میں تھے کہا جاتا ہے کہ انگلینڈ کے مشہور ہیئت دان Edmund helly نے اس کتاب کے عربی ایڈیشن کے مطالعہ کے بعد اپنی کتاب 1710ء میں شائع کی تھی۔

سترویں صدی میں آکسفرڈ کے تمام اسٹرانومرز نے الوغ بیگ کے ستاروں کے زج کا مطالعہ کیا تھا ان ماہرین میں سے ایک پروفیسر John Greaves تھا۔ جس نے نمائش میں موجود عربی زج کا مطالعہ کر کے اپنے جدول لاتینی میں تیار کئے تھے پھر یہاں دو مخطوطات سائنسی آلات بنانے پر تھے۔ خلیفہ منصور کا کورٹ astranomer ماشاء اللہ (ل ۸۱۵ء) سائنسی آلات بنانے میں ماہر تھا۔ جیرارڈ نے اسکی کتاب کا ترجمہ لاتینی میں De scientia motus orbis کیا جو پندرہ سو چار عیسوی میں نیورنم برگ جرمنی سے طبع ہوا۔ لاتینی میں اسکی اصطرلاب بنانے پر کتاب Com- De position Astrolabii ہے جو فرائی برگ سے پندرہ سو تین میں طبع ہوئی جسکا مطالعہ برطانوی شاعر Geo-ferry Chaucer نے کیا اور پھر اپنے دس سالہ بیٹے کیلئے مضمون لکھا تھا۔

برطانیہ میں آکسفورڈ کی بوڈلین لائبریری کے علاوہ انڈیا آفس لائبریری۔ انڈنبرا اسکاٹ لینڈ کی لائبریری کیمبرج اور ڈرہم یونیورسٹی کی لائبریریوں اور رائل ایشیاء ٹک سوسائٹی لائبریری میں ہزاروں عربی قلمی نسخے اور مخطوطات کا ذخیرہ موجود ہے۔ برٹش میوزیم لائبریری کی اسلامی مخطوطات صرف فہرست ہی دو جلدوں میں ہے۔ جرمنی میں صرف برلن لائبریری کے عربی مخطوطات کی فہرست دس ضخیم جلدوں میں دستیاب ہے اس کے علاوہ گوتھن گن یونیورسٹی۔ بون۔ توبنگن اور ہائیڈل برگ یونیورسٹی کی لائبریریوں میں بھی صدہا نادر اسلامی قلمی نسخے اور مخطوطات کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ اسپین کی اسکوریال لائبریری اور میڈرڈ کی نیشنل لائبریری میں بھی صدہا مخطوطات بھی موجودہ ہیں۔

علمی سرقہ کی چند مثالیں (Plagiarism) :-

۱) ہالینڈ کے سائنسدان ولبراڈ w.snell نے ابن الہیثم کا لاء آف ریفریکشن دوبارہ دریافت کیا جو اب Snell's law کہلاتا ہے۔

۲) سکاٹ لینڈ کے نامور ریاضیدان جان پلے فیئر نے اقلیدس کی کتاب المجسطی کا ایڈیشن شائع کیا تو اسمیں اقلیدس کے Parallel Postulate کا متبادل پیش کیا جو اب Playfair's axiom کہلاتا ہے یہ متبادل ابن الہیثم نے ایک ہزار سال قبل پیش کیا تھا (مزید تفصیل کیلئے دیکھو تہذیب الاخلاق علی گڑہ ستمبر 1995ء صفحہ 25)

۳۔ فرانس کے ریاضی دان Pierre Fermat نے ایک نظریہ پیش کیا جواب Fermat's principle of least time کہلاتا ہے یہ نظریہ بھی ابن الہیثم نے پیش کیا تھا جو کتاب المناظر میں درج ہے۔ روشنی کی شعاع جب کسی میڈیم میں سے گزرتی ہے تو وہ نسبۃً آسان اور تیز راستہ اختیار کرتی ہے۔

۴۔ ابن سینا نے 24 مئی 1032ء وینس کرے کا ایک فینامنن آنکھ سے خود مشاہدہ کیا rare phenomeno of Venus مگر اسکا سہرہ یورپ میں انگلش اسٹرنومر Jeremi-ah Horrocks کے سر باندھا جاتا ہے۔

۵۔ ریاضی میں ابن الہیثم نے ایک عقیدہ حل کیا جسکو Problems involving congruences کہا جاتا ہے اسکو اب Wilson's theorem کا نام دیا گیا ہے۔

۶) راجر بیکن کی کتاب Opus majus کا پانچواں باب ابن الہیثم کی کتاب المناظر کی شرح ہے۔ یہ کتاب کو ٹینز یونیورسٹی کی سٹافر لائبریری میں موجود ہے اسکا مطالعہ میں نے کیا ہے پارٹ پنجم 5 کا عنوان Optical science ہے اسمیں بیکن الہیثم کے علاوہ ابن سینا اور ابن رشد کے علم بصریات پر نظریہ کا ذکر بار بار ملتا ہے۔ مترجم نے دیباچہ میں لکھا ہے Optical work of Bacon was little more than an abrdigemet of Alhazan(PG 72,1897 OXFORD)

۷) نصیر الدین الطوسی (1201-1274) نے ریاضی میں بہت بڑی کنٹریبوشن کی جسکو Binomical coeffi-cients کہتے ہیں یورپ میں اس کا نام Pascal's Trian-gle ہے۔

اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ علم ایک دوسرے کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ایک دوسرے سے گفتگو کر کے علماء کی صحبت میں رہ کر حاصل کیا جاتا ہے آنیوالوں نے ہمیشہ پرانے فضلاء کی حکمت سے فائدہ اٹھا کر علم کے ذخیرہ میں اضافہ کیا ہے مگر جب کسی سے اکتساب علم کیا جائے تو اس کو خراج عقیدت پیش کیا جانا لازمی ہے۔ اور یہ اخلاقی فرض بن جاتا ہے۔ یہ مضمون میں نے اپنے انگلش مضمون Islamic contribution to European Awakening کو مد نظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔

مشکوٰۃ کا خصوصی نمبر

انشاء اللہ رسالہ مشکوٰۃ کا خصوصی نمبر جلسہ سالانہ پر شائع ہوگا۔ تمام اہل قلم حضرات سے خصوصی علمی تعاون کی درخواست ہے۔ صدر صاحبان جماعت اور قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وقار عمل، خدمت خلق، تبلیغی سرگرمیوں کی خبریں، مناسب اور باموقع تصاویر کے ساتھ بھجوائیں۔ اسی طرح تعلیم اور اسپورٹس کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے کوائف بھی بھجوائیں۔ (طلباء اپنی فوٹو بھی بھجوا سکتے ہیں)۔

نیز دعوت الی اللہ کے میدان میں پیش آنے والے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات، قبول اسلام اور احمدیت کی داستان، صنعت و حرفت کے میدان میں نیا قدم، نئی دریافتیں اور سائنسی معلومات پر مشتمل مضامین وغیرہ بھجوائیں۔ جزاکم اللہ (ایڈیٹر)

اخبار مجالس

یوم تبلیغ

مورخہ ۲۳ر جنوری ۲۰۰۰ء کو مکرم عباس علی صاحب صدر جماعت احمدیہ پالاکرتی کی قیادت میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ صبح نو بجے دعا کے بعد بغرض تبلیغ احباب روانہ ہوئے۔ اس دوران ۲۱۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ پچیس احباب کو خصوصاً سوال و جواب اور تبلیغی گفتگو کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ مکرم ایس آئی کوڈا کنڈلا سی آئی پالاکرتی اور تین سیاست دانوں کو قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا تحفہ پیش کیا گیا۔ ہماری اس تبلیغ کا لوگوں پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

احمدیہ مسجد فضل کاٹراپلی ورنگل

۱۹۸۳ء میں کاٹراپلی گاؤں میں مکرم سیٹھ معین الدین صاحب کے دور امارت میں کل ایک سو ستاسی افراد نے احمدیت کو قبول کیا چونکہ تمام افراد غریب تھے اور مسجد بنانے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے لہٰذا ایک ہندو دوست نے سات سو بیس گز زمین مسجد کیلئے بطور تحفہ دی اور حضور انور کی منظوری سے یہاں مسجد تعمیر ہوئی جو مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر کی زیر نگرانی تعمیر ہوئی۔

مورخہ ۲۳ر فروری ۲۰۰۰ء نماز مغرب سے قبل مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون نے مسجد کا افتتاح کیا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم محمد کلیم اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کاٹراپلی کی زیر صدارت ایک مختصر جلسہ ہوا جس میں مولوی صاحب موصوف نے نماز کی اہمیت پر تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ بعدہ تمام افراد میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

رپورٹ جلسہ سالانہ ورنگل زون (آندھرا)

مورخہ ۲۳ر فروری ۲۰۰۰ء کو جماعت احمدیہ کنڈور میں ورنگل زون کا پہلا جلسہ منعقد کیا گیا اس جلسہ کا مقصد صوبہ آندھرا میں تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کو برق رفتار سے چلانا اور احباب جماعت کو حضرت امیر المؤمنین کی تحریک دعوۃ الی اللہ میں شامل کرنا تھا۔

مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب صوبائی امیر و نگران اعلیٰ آندھرا کی ہدایت کے مطابق اس جلسہ کی تیاری شروع کی گئی۔ سب سے پہلے ایک استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جسکے صدر مکرم محمد نورالدین صاحب تھے۔ اس کے علاوہ صفائی و آب رسانی تیاری طعام تقسیم طعام و تیاری جلسہ گاہ کیلئے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ مستورات کیلئے محترمہ امتہ الشکور صاحبہ کنڈور کو مقرر کیا گیا۔

تمام ورنگل زون کی جماعتوں میں جلسہ کی اطلاع کیلئے خاکسار خود و معلمین کرام گئے تمام افراد جن کے ذمہ ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں نے نہایت محنت سے خدمت سرانجام دی۔

خصوصی مہمان مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب ، نگران اعلیٰ، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظر وقف جدید بیرون تشریف لائے اور اسٹیج پر رونق افروز ہوئے، ان کے ساتھ مکرم حافظ صالح محمد صاحب الہ دین، مکرم سیٹھ مہر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرلباد بھی اسٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ ٹھیک ایک بجے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے عنوان پر جامع تقریر کی اس کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے زیر عنوان 'احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے' بصیرت افروز خطاب کیا۔ اس کے بعد خاکسار تمام منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اور آخر پر مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب نے دعا کروائی۔ اور ٹھیک چھ بجے جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ جلسہ کے بعد تمام مرد و زن کو کھانا کھلایا گیا اس جلسہ میں ۶۲۵ مرد و زن شامل ہوئے۔ اور یہ نہایت کامیاب جلسہ ہوا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے اور نو مبائعین کو اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ امین

سید رسول نیاز

نائب نگران اعلیٰ آندھرا

حیدر آباد میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا کامیاب انعقاد

(حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضا محترم مولانا کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی شرکت) یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ حیدر آباد کو زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد "جلسہ سیرۃ النبی ﷺ" منانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد کی خوش نصیبی تھی کہ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم قضاً اور مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت حیدر آباد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں پیشگی تمام تیاریاں مکمل کرلی گئی تھیں۔ اور تمام صدر صاحبان اور احباب جماعت سے بذریعہ فون اور دستی خطوط "جلسہ سیرۃ النبی ﷺ" میں شمولیت کی درخواست کی گئی تھی۔

۱۲ ربیع الاوّل بمطابق ۱۵ جون ۲۰۰۰ء بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب بمقام احمدیہ مسجد افضل گنج جوبلی ہال "جلسہ سیرۃ النبی" کا منعقد ہوا۔ محترم ناظر اعلیٰ صاحب بوجہ ناسازی طبیعت کے دیر سے تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد ان کی ممنون مشکور ہے کہ باوجود ناسازی طبیعت جلسہ میں ازراہ شفقت تشریف لائے۔ مہمانان خصوصی میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مکرم صوبائی امیر صاحب تشریف فرما تھے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم باترجمہ سے ہوا۔ مکرم حافظ قاری عبد القیوم صاحب نے تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا بعد ازاں مکرم منصور احمد صاحب نے نعت پڑھی۔ اس کے بعد مکرم عبد الرفیع صاحب نے سیرت طیبہ پر تقریر کی جبکہ مکرم مبشر احمد صاحب نے سیرت کے ایک پہلو پر تقریر کی۔ مکرم مولوی محمد

کریم الدین صاحب شاہد نے بھی تقریر فرمائی آپکی تقریر کا عنوان "آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ" تھا۔ مکرم غلام نعیم الدین صاحب مکرم مولوی طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ حیدر آباد نے بھی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب میں محترم صدر اجلاس نے رسول کریم ﷺ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ اور بعد دعا یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

تنویر احمد

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد)

C. K. ALAVI

RABWAH WOOD INDUSTRIES

Dealers In :

ROUND TIMBER, TEAK POLES
SWAN SIZES, FIRE WOOD
&

Manufacture of :

WOODERS FURNITURE DOORS
WINDOWS
&
BUILDING MATERIALS etc.

Mahdi Nagar, Vaniyambalam
Distt. Malappuram, KERALA
Pin - 679339

شکریہ احباب

مکرم قاری نواب احمد صاحب مینیجر مشکوٰۃ کے حالیہ دورہ کے موقع پر احباب نے بھرپور تعاون فرمایا ہے۔ ادارہ ان سب کیلئے دعا گو ہے اور دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔

(ادارہ)

نیپال

مکرم مولوی ایوب علی خان صاحب مبلغ سلسلہ نیپال تحریر فرماتے ہیں :- ۱۵ر جون اٹہری دار التبلیغ میں مکرم عطاء الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد ایک تقریر زیر عنوان نئے اسلام قبول کرنے والے صحابہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبت شفقت حسن سلوک اور تالیف قلوب کے ایمان افروز واقعات کی روشنی میں خاکسار نے کی۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس مبارک موقعہ پر دو بیواؤں میں کپڑے تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح براٹ نگر کے ایمرجنسی وارڈ میں موجود ۲۵ مریضوں میں بسکٹ و پھل تقسیم کئے۔ اس کام میں عطاء الرحمٰن صاحب اور مکرم محمد ایوب صاحب نے خاکسار کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

لجنہ اماء اللہ کوریل کشمیر کے تحت جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

لجنہ اماء اللہ کوریل کشمیر نے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا۔ جس کی صدارت مولوی محمد مقبول حامد صاحب نزیل کوریل نے کی۔ عزیزہ حفیظہ بانو کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزہ عابدہ اختر کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ مہمہ جان نے بعنوان آنحضور ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک پر روشنی ڈالی۔ عزیزہ شمشادہ اختر نے دوسری نظم پڑھی۔ بعدہ دوسری تقریر

عزیزہ امتہ الباری نے سیرۃ النبی ﷺ پر کی۔ آخر پر خاکسارہ نے آنحضور ﷺ کی ابتدائی زندگی پر تقریر کی اور سامعات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اپنانے پر زور دیا۔ اختتام پر صدر جلسہ نے اختتامی تقریر کے بعد دعا فرمائی۔

(رپورٹ از محترمہ زاہدہ انعام صدر لجنہ اماء اللہ کوریل کشمیر)

مکرم بشارت احمد صاحب گنائی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر تحریر کرتے ہیں کہ: مورخہ ۱۶ر جولائی ۲۰۰۰ء کو ایک مقدس تقریب منعقد ہوئی۔ یہ عید میلاد النبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ السلام کے سلسلہ میں ہوئی۔ تقریب کی صدارت صدر جماعت احمدیہ رشی نگر نے کی۔ تقریب میں خدام الاحمدیہ، اطفال اور انصار کافی تعداد میں موجود تھے۔ تقریب تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک مکرم ناصر احمد شیخ نے فرمائی۔ اسکے بعد مولوی مکرم عاشق حسین گنائی، اور مکرم عبد الرشید لون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی۔

اس کے مابعد ترانہ اطفال پڑھا گیا۔ اس کے بعد مکرم ریاض رشید صاحب، مکرم نثار احمد صاحب بانڈے اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعدہ مکرم صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا۔ اور اس کے بعد دعا ہوئی اور یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اسی طرح مورخہ ۱۳ر جون کو ایک وقار عمل کا پروگرام ہوا۔ وقار عمل میں والی بال گراؤنڈ کی صفائی کی گئی۔ اس میں کافی تعداد میں خدام اور اطفال نے حصہ لیا۔ اس کے بعد رشی نگر جماعت کی دو ٹیموں کے درمیان والی بال کا میچ ہوا۔

شموگہ

۱۱ر جون ۲۰۰۰ء مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کی طرف سے جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم عبد الرشید سہیل صاحب نے کی نظم مکرم کاشف احمد نے پڑھی۔ پہلی تقریر قائد مجلس سید منان احمد نے کی۔ دوسری تقریر مکرم ثاقب احمد نے کی۔ اور تیسری تقریر مکرم ابرار حسین ساجد کی تھی۔ سب سے آخری تقریر محترم مبلغ سلسلہ صغیر احمد صاحب طاہر نے خلافت کے عنوان پر کی۔ اور بعد دعا اجلاس اختتام کو پہنچا۔

وقار عمل

بروز اتوار صبح ۷ بجے مقامی قبرستان میں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ نے بڑے ذوق و شوق سے ایک وقار عمل میں حصہ لیا۔ قبرستان کی صفائی کی گئی۔ اور دس کے قریب پودے بھی خدام نے لگائے۔ اس وقار عمل میں خدام کے علاوہ انصار نے بھی حصہ لیا۔

ولادت

مکرم مولوی سید طفیل احمد شہباز صاحب مبلغ سلسلہ حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۴ر مئی ۲۰۰۰ء کو ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "سلمیٰ طفیل" تجویز فرمایا ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی اور خادم دین بننے کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ یہ بچی مکرم سید عقیل احمد صاحب جمشید پور کی پوتی اور مکرم رشد علی احمد خان آف کیرنگ کی نواسی ہے۔ (مبارک صد مبارک)

رپورٹ کارگزاری لجنہ اماء اللہ

قادیان :

☆ لجنہ اماء اللہ قادیان نے مورخہ ۱۱ مئی ۲۰۰۰ء کو نصرت گرلز ہائی اسکول میں ہفتہ قرآن مجید زیر صدارت محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز منعقد کیا۔ کلام پاک سے اس اجلاس کا آغاز کیا گیا۔ نظم کے بعد "قرآن مجید ایک کامل، جامع اور مکمل کتاب ہے" کے عنوان پر محترمہ منصورہ رشید صاحبہ نے تقریر کی۔ اسی طرح قرآن مجید کی اہمیت پر بھی تقریر ہوئی اس موقعہ پر حسن قراءت کا بھی مقابلہ رکھا گیا تھا اور پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم ہوئے۔ دعا کے بعد یہ اجلاس برخواست ہوا۔

☆ مورخہ ۲۷ مئی کو نصرت گرلز ہائی اسکول کے احاطہ میں لجنہ اماء اللہ قادیان نے جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ مثلاً "خلافت احمدیہ خدا کی ایک عظیم الشان نعمت" "خلافت احمدیہ کا قیام اور اسکی برکات"۔ بعد ازاں یہ اجلاس دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

بلاری :

لجنہ اماء اللہ بلاری نے مورخہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

کنڈور :

لجنہ اماء اللہ کنڈور نے یوم مسیح موعود کے مبارک موقعہ پر ایک اجلاس رکھا۔ تلاوت کلام پاک و نظم کے بعد اس اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر "سیدنا حضرت مسیح موعود" کی آمد از روئے قرآن و حدیث" دوسری تقریر "یوم مسیح موعود کی اہمیت اور افادیت" کے موضوع پر ہوئی۔ اس اجلاس میں ۵۰ کے قریب لجنہ کی ممبرات شامل ہوئیں۔

کانپور :

☆ مورخہ ۱۳ مئی کو لجنہ اماء اللہ کانپور نے جلسہ یوم امہات کا انعقاد کیا۔ اور اس موقعہ پر والدین کو اپنی اولاد کی تربیت کی طرف مختلف رنگ میں توجہ دلائی گئی۔

لجنہ اماء اللہ راٹھو دسکرا نے اپنی اپنی جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت کا اہتمام کیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اور دعا کے بعد اجلاس کی کاروائی برخواست ہوئی۔

☆ مورخہ ۲۷ مئی کو لجنہ اماء اللہ کانپور نے جلسہ یوم خلافت کا اہتمام کیا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ اس جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس میں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

مجلس کرڈاپلی، اڑیسہ :

مورخہ ۲۹ مئی کو لجنہ اماء اللہ کے تحت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت نظم اور عہد کے ساتھ اس اجلاس کا آغاز ہوا۔ جسمیں تمام ممبرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔

اعلان بابت صنعتی نمائش

انشاء اللہ العزیز امسال اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر جو ۲۵ تا ۲۷ ستمبر کی تاریخوں میں مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہو رہا ہے ایک صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جائیگا۔ جسمیں ہر Trade کے احباب اپنے اپنے صنعتی Model پیش کر سکتے ہیں۔ اس میں شریک ہونے کیلئے عمر کی قید نہیں ہے۔ طلباء بھی اپنی دستکاری کی چیزیں پیش کر سکتے ہیں۔

اول دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دئے جائیں گے۔ تمام قائدین و عہدیداران سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں مجالس میں پر زور تحریک کریں۔ اور صاحبانِ صنعت و حرفت کو اسمیں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

حصہ لینے والوں سے درخواست ہے کہ کم از کم اجتماع سے دس روز قبل دفتر کو اطلاع بھجوائیں تا کہ اس کے مطابق انتظام کیا جاسکے۔

(صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

جوش

"جوش کے مقابلہ پر جوش ہو تو فساد کا باعث ہوتا ہے۔ اور بات وہ کرنی چاہئے جس سے لڑائی کا خاتمہ ہو۔"

(ملفوظات 4 ص 267)

نمایاں کامیابی

مکرم طارق احمد صاحب مستقیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ ابن مکرم محمد وسیم احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ ایم ایس سی زوآلوجی میں گلبرگہ یونیورسٹی میں فرسٹ رینک میں کامیاب ہوئے ہیں۔ گولڈ میڈل اور رینک سرٹیفکیٹ یونیورسٹی کے سالانہ کنووکیشن کے موقع پر دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ ادارہ مشکوٰۃ تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ اور عزیز کے والدین و اقرباء و احباب جماعت کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ مبارک صد مبارک۔ (ادارہ)

دھیری ریلوٹ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ ۲۳ ر جون بروز جمعۃ المبارک مجلس خدام الاحمدیہ دھیری ریلوٹ کے زیر اہتمام زیر صدارت مکرم عبد المنان عاجز معلم تحریک جدید جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ مسجد میں ماشاء اللہ کافی حاضری تھی۔ اور احباب اپنا اپنا زمینداری کا کام چھوڑ کر جلسہ کو بارونق بنایا۔

صدر اجلاس کے علاوہ مکرم نثار اختر صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دھیری ریلوٹ، مکرم ٹھیکیدار محمد اعظم صاحب مکرم عبد المجید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم طارق عبد اللہ ناز صاحب نے سیرت کے مختلف موضوع پر تقاریر کیں۔

(رپورٹ مرسلہ مکرم نثار اختر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دھیری ریلوٹ)

دہلی :

مورخہ ۲۸/ مئی کو لجنہ اماء اللہ دہلی نے مشن ہاؤس دہلی میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا۔ اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

شموگہ :

مورخہ ۲۸/ مئی کو لجنہ اماء اللہ شموگہ نے اپنی جماعت میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ تلاوت کلام پاک و نظم کے بعد چند تقاریر ہوئیں۔ جن کے عناوین اس طرح ہیں: خلافت احمدیہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ، خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا مبارک دور خلافت، خلافت کا بابرکت نظام، جملہ ممبرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

آرہ۔ بہار :

لجنہ اماء اللہ آرہ نے اپنی جماعت میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس اجلاس میں چند غیر از جماعت خواتین و بچوں وبچیوں نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کے آخر پر تواضع کا انتظام کیا گیا تھا۔

قائدین مجالس متوجہ ہوں

کارگزاری رپورٹ بھجواتے ہوئے یاد رکھیں کہ اس کا خلاصہ بغرض اشاعت مشکوۃ براہ راست ایڈیٹر مشکوۃ کے نام بھجوایا کریں تاکہ آپ کی رپورٹوں کو شامل اشاعت کرنے میں تاخیر نہ ہو۔ تبلیغی سرگرمیاں، وقار عمل، عطیہ خون، خدمت خلق وغیرہ کاموں کی رپورٹ بلا تاخیر بھجوایا کریں تاکہ آپ کی رپورٹ دوسری مجالس کے لئے باعث ترغیب ہو۔

(ایڈیٹر)

مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر کا صوبائی اجتماع

انشاء اللہ العزیز مجالس خدام الاحمدیہ وادی کشمیر کا ۱۵ واں سالانہ اجتماع مورخہ ۴، ۵، اور ۶ اگست ۲۰۰۰ء کورشی نگر میں منعقد ہوگا۔ متعلقہ مجالس مطلع رہیں۔ اور ابھی سے اجتماع میں شرکت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

(نثار احمد بٹ قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر)

ضروری تصحیح

مشکوۃ جون ۲۰۰۰ء کے ٹائیٹل کے آخری صفحہ پر "برکات الدعاء" سے ایک اقتباس بعنوان "فانی فی اللہ کی انقلاب انگیز دعائیں" دیا گیا تھا۔ اس کی دوسری سطر میں "لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے" میں "زندہ" کی بجائے "زیادہ" لکھا گیا ہے۔ ترسیل سے قبل اسکی درستی تو کروائی گئی تھی تاہم بعض نسخے تصحیح سے پہلے بھجوائے گئے تھے۔ لہٰذا ان تمام قارئین کی خدمت جنکے پاس غیر مصحح نسخے ہوں نہایت ادب سے گزارش ہے اسکے مطابق اسکی درستی کرلیں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد

و پندرہ روزہ تربیتی کلاسز

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ اُس نے زیرِ انتظام حیدر آباد، مشترکہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد منعقد کرنے کی توفیق دی۔

مورخہ ۱۴ر مئی بروز اتوار پندرہ روزہ تربیتی کلاسز اور سالانہ اجتماع سے متعلق زیر صدارت محترم سیٹھ مہر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد بمقام مسجد فلک نما تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم نصیر احمد صاحب کی تلاوت کے بعد خدام الاحمدیہ کا عہد مکرم سلطان محمد الہٰ دین صاحب قائد مجلس سکندر آباد نے اور اطفال الاحمدیہ کا عہد مکرم طاہر احمد صاحب غوری نے پڑھا۔ بعدۂ نظم مکرم عبد الصمد صاحب نے پیش کی۔ بعدۂ مکرم سلطان محمد الہٰ دین صاحب نے انتہائی دلنشین انداز میں خدام و اطفال کو مختلف امور کی جانب توجہ دلائی۔ اُس کے بعد ایک تقریر مکرم عبد المنان صاحب کی ہوئی۔ بعد ازاں محترم جناب امیر صاحب حیدر آباد نے مختلف تربیتی پہلو پر ایک مختصر تقریر فرمائی۔ صدارتی خطاب میں محترم امیر صاحب سکندر آباد نے عمل پیہم پر زور دیا اور دُعا کروائی۔ بعدۂ مکرم احمد اللہ صاحب مدراسی کی طرف سے کھانا کھلایا گیا۔ نماز ظہر و عصر کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

دوسرے دن سے تعلیمی و تربیتی کلاسز کے علاوہ اسپورٹس کے روزانہ پروگرام شروع ہوئے۔ روزانہ صبح ۸ بجے حیدر آباد و سکندر آباد کے مختلف حلقوں سے خدام واطفال بمقام فلک نما گراؤنڈ میں پہنچتے تھے۔ جن کی مجموعی تعداد ۱۵۰ تھی۔ کھیلوں کے بعد ۱۰ بجے سے تعلیمی و تربیتی کلاسز منعقد ہوئیں۔ خاکسار کے علاوہ محترم سلطان محمد صاحب الہٰ دین، مکرم یٰسین احمد صاحب، مکرم ظفر احمد صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب غوری، خدام و اطفال کی تعلیمی و تربیتی کلاسز لیتے جبکہ مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم عبد الرفیع صاحب اور مکرم مبشر احمد صاحب بابا کھیلیں کروانے کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد نے بھی کافی تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ مورخہ ۲۵ر مئی تک تعلیمی و تربیتی کلاسز کا سلسلہ چلتا رہا۔

سالانہ اجتماع

اللہ کے فضل سے سالانہ اجتماع مورخہ ۲۶-۲۷ اور ۲۸ مئی بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ ۲۶ر مئی کو خدام الاحمدیہ کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوتے رہے۔ جبکہ ۲۷ر مئی کو اطفال الاحمدیہ کے علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ خدام اور اطفال نے انتہائی جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہوئے والہانہ انداز میں مقابلہ میں حصہ لیا۔ نمائشی کرکٹ میچ بھی کھیلے گئے۔

مورخہ ۲۸ر مئی کو مسجد فلک نما کے صحن میں اجتماع کا آغاز ہوا۔ جس کی صدارت محترم جناب سیٹھ بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبد الرفیع صاحب نے کی۔ اسکے بعد مکرم سلطان محمد صاحب الہٰ دین اور مکرم طاہر احمد صاحب غوری نے خدام اور اطفال کا

عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم عبداللہ بدر نے دلنشیں انداز میں منظوم کلام پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم شجاعت حسین صاحب نے نعت پیش کی۔ صدارتی تقریر میں آنمحترم نے خدام و اطفال کو زریں نصائح اور مفید مشوروں سے نوازا۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم حافظ صالح محمد صاحب الہ دین شروع ہوا۔ مکرم عبدالصمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم شجاعت حسین صاحب نے نظم پیش کی۔ صدارتی تقریر میں موصوف نے خدام اور اطفال میں اردو اور عربی کی تعلیم پر خاص زور دیا۔ اور انتہائی بہترین انداز میں خدام و اطفال کو نصیحت فرمائی۔ اور سندات تقسیم کیں۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم جناب امیر صاحب حیدر آباد شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نصیر احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ منظوم کلام مکرم میر احمد اسلم صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں خدام اور اطفال کو سچائی و دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ اُسکے بعد انعامات تقسیم ہوئے۔ مکرم امیر صاحب حیدر آباد اور مکرم سید جہانگیر علی صاحب نے ذاتی طور پر بھی خدام و اطفال کو حسن کارکردگی کی بناء پر انعامات دیئے۔ صدارتی خطاب کے بعد محترم امیر صاحب حیدر آباد نے دُعا کروائی۔ بعدہٗ نماز اور کھانا کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع میں خدمت کرنے والے تمام منتظمین خدام و اطفال خصوصاً مکرم قائد صاحب و نائب قائد صاحب حیدر آباد کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور یہ اجتماع ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

(سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ حیدر آباد)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

WARRAICH CALL POINT

WARRAICH CALL POINT

NATIONAL & INTERNATIONAL CALL OFFICE
Fax Facility Sending & Recieving Here
Fax open in 24 Hours.

OWNER :
MEHMOOD AHMAD NASIR
Moh. : Ahmadiyya, Qadian - 143516
Ph. : 0091 - 1872 - 72222
Fax : 0091 - 1872 - 71390
Ph. (R) : 0091 - 1872 - 70286

NAVNEET JEWELLERS

Ph. (S) 70489
(R) 70233, 70847

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

ایک انمول پھل فالسہ

فالسہ پھل کی دو اقسام ہوتی ہیں ایک شربتی فالسہ اور دوسرا شکری فالسہ۔ دونوں اقسام کے پھل کی کاشت ہوتی ہے شربتی فالسہ میں رس زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ میٹھا ہوتا ہے جبکہ شکری فالسہ میں رس کم ہوتا ہے۔ اس فالسے کا پہلے ذائقہ کھٹ میٹھا ہوتا ہے بعد میں شیریں ہو جاتا ہے۔

فالسہ میں بہت سی خصوصیات ہوتی ہیں۔ شکری فالسہ کے درخت کی اندرونی چھال ایک چھٹانک لیکر کچل کر رات کو ٹھنڈے پانی میں بھگو رکھیں صبح اسے اچھی طرح مل کر چھان کر پی لیں یہ پانی شکر کی تکلیف کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔

فالسہ کی جڑ ۱۴ ماشہ لے کر اسے کچل کر رات کو پانی میں بھگو دیں صبح پانی نتھار کر پی لیں پیشاب کی جلن اور سوزش کی بیماری کو بے حد افاقہ ہوگا۔

شربتی فالسہ کی جڑ کی چھال پیشاب کی بیماریوں میں بے حد اکسیر ہے اگر پیشاب میں خون آتا ہو تو اس کی جڑ کی چھال کا پانی پینے سے خون بند ہو جاتا ہے۔

فالسہ دل کو قوت دیتا ہے۔ معدہ کی اصلاح کرتا ہے جگر کی گرمی کو دور کرتا ہے صفرا کی زیادتی و دست اور قے میں اس کا شربت استعمال کرنا چاہئے۔ خون میں صفراوی حدت ہو جائے

تو فالسہ کا استعمال بےحد مفید ہے یہ گرمی کے بخار کو دور کرتا ہے اگر خفقان کی بیماری ہو تو فالسہ کا رس نکال کر اس میں چینی اور عرق گلاب ملا کر مریض کو پلائیں شفا ہوگی۔ پیٹ کے ریاحی درد میں فالسہ کا رس گرم کر کے پلائیں فوراً آرام ہوگا فالسہ ہر قسم کی حرارت کو کم کرتا ہے۔

چونکہ فالسہ کا پھل اپنے موسم میں ہی بازار میں دستیاب ہوتا ہے (آج کل اس کا موسم ہے) لہٰذا جب یہ بازار میں آنا شروع ہو جائے تو انہی دنوں خرید کر اس کا شربت بنا لیں۔ اس کا شربت بنانا نہایت آسان ہے تازہ فالسہ لے لیں اور اس میں حسب ذائقہ چینی ملا کر اور تھوڑا پانی ملا کر جوسر میں ڈالیں اور جوس بنالیں اور جوس کو بوتلوں میں بھر لیں اور ضرورت پڑنے پر استعمال کریں اس کا عام استعمال بھی بےحد فائدہ مند ہے۔

Love for All, Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS

Chandakkadave, P.O. Feroke
KERALA - 673631
☎ : 0495 - 403119 (O)
402770 (R)

اقوالِ زرّیں

1. وقت ضائع کرتے وقت یہ یاد رکھو کہ وقت بھی تم کو ضائع کر رہا ہے۔
2. ماں ایک ایسی خوشبو ہے جس سے سارا جہاں مہکتا ہے۔
3. اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اقرار دل اور زبان سے ہوتا ہے اور اس کی تصدیق عمل سے ہوتی ہے۔
4. نماز جنت کی کنجی ہے اور پاکیزگی نماز کی کنجی ہے۔
5. علم ایک ایسا چراغ ہے جس سے بہت سے چراغ روشن ہوتے ہیں۔
6. نعمت کا ملنا ایک آزمائش ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہو یا نہ ہو۔
7. تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ ایک سلام کرنا۔ دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔ مخاطب کو شیریں نام سے پکارنا۔
8. اگر اپنے رازوں کو چھپانا چاہتے ہو تو دوسروں کے راز پوشیدہ رکھو۔
9. عورت کی زندگی کی کامیابی اس کے شوہر کی رضامندی ہے۔
10. ہمیشہ بادلوں کی طرح رہو جو پھولوں کے ساتھ ساتھ کانٹوں پر بھی برستے ہیں۔

(طاہر احمد منڈو بل آسنور کشمیر)

☆- کلام میں نرمی پیدا کرو، کیونکہ الفاظ کی نسبت لہجے کا زیادہ اثر پڑتا ہے۔

☆- تین باتوں میں توقف نہ کرو، نماز میں جب اُس کا وقت ہو جائے، جنازے میں جب وہ تیار ہو جائے اور بیوہ کے نکاح میں جب اُس کا جوڑ ال جائے۔

☆- جو شاگرد اپنے استاد کو دھوکا دیتا ہے، وہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتا ہے۔

☆- اگر اُلو کو دن میں دکھائی نہیں دیتا تو اس میں سورج کا کیا قصور ہے؟

☆- جو کسی کو اپنا راز دیتا ہے، گویا اپنی آزادی اس کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔

☆- اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو تو دنیا و آخرت میں ماں باپ کی خدمت کرو۔

☆- مرتے دم تک کسی کا احسان مت بھولو

☆- زمین تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔

☆- ماں کی گود سے قبر کی گود تک علم حاصل کرو۔

(مجیب شیر عطیہ ربانی : پونہ)

دینی کاموں کیلئے دن رات ایک کرو

"یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے۔ میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں۔ اسلئے ہر ایک کو چاہئے کہ اسمیں حصہ لے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن رات ایک کردے۔"

ملفوظات جلد 4 ص 196

بچوں کی صحت

جس طرح بڑوں کی تندرستی صحت کے اصولوں کی پابندی پر منحصر ہے، اسی طرح بچوں کی صحت و تندرستی کے لئے بھی بنیادی اصول مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کی پابندی کرانے سے بچوں کی صحت برقرار رہ سکتی ہے۔ یہ اصول مندرجہ ذیل ہیں:-

پاک صاف ہوا اور روشنی:- ابھی تک ہمارے ملک میں یہ رواج موجود ہے زچہ اور بچہ کو تنگ و تاریک کمرے میں رکھا جاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقفیت ہے... بہر حال یہ بات بہت ضروری ہے کہ جس کمرے میں زچہ اور بچہ ہوں۔ اس کمرے کی کھڑکیاں وغیرہ کھلی ہوئی ہوں۔ تاکہ اس کمرے میں تازہ ہوا، اور روشنی کا عمل گذر ہو۔ لیکن سخت گرمی اور سخت سردی کے موسم میں یہ احتیاط ضروری رکھی جائے کہ زچہ اور بچہ سرد ہوا سے محفوظ رہیں۔ اگر حالات اجازت دیں تو گرمیوں کے موسم میں کولر اور سردیوں کے موسم میں ہیٹر وغیرہ لگا لینا مناسب ہے۔ ایک بات کا خاص خیال رہے کہ بند کمرے میں کوئلہ کی انگیٹھی سلگانا بے حد خطرناک اور مہلک ہے۔ کیونکہ کوئلے کے جلنے سے کاربن مونا کسائیڈ گیس بنتی ہے۔ اگر کمرہ بند ہو۔ یا کمرے میں کھڑکیاں اور روشن دان وغیرہ نہ ہوں تو یہ گیس جان لیوا ہو جاتی ہے۔

بچہ کو نہلانا:- بچہ کو موسم کے لحاظ سے نیم گرم پانی یا گرم پانی سے روزانہ نہلانا چاہئے۔ بچہ کو نہلانے سے پہلے اس کے تمام جسم پر تیل کی مالش کرنی چاہئے۔ مچھلی کے تیل کی مالش سب سے بہتر رہتی ہے۔ ورنہ سرسوں کے تیل کی مالش تمام تیلوں سے بہتر رہتی ہے۔ بچہ کو نہلانے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔ لیکن بھوک کی حالت میں یا دودھ پلاتے ہی، یا سو کر اٹھتے ہی، یا سخت سردی اور سخت گرمی کی حالت میں نہلانا نقصان دہ ہے۔

لباس:- بچہ کی جلد بہت نازک ہوتی ہے۔ اس لئے بچہ زیادہ سردی اور زیادہ گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے بچہ کا لباس موسم کے لحاظ سے نرم، گرم، ہلکا، مسام دار ہونا چاہئے، ڈھیلا ہونا چاہئے تاکہ بچہ کو سانس لینے میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ اور بچہ کو آسانی سے پہنایا بھی جاسکے۔ اور بچہ کو سونے کیلئے آرام دہ بستر یعنی نرم بستر ہونا ضروری ہے۔ اوڑھنے کا کپڑا ہلکا ہونا چاہیے۔ بچہ کو ایک ہی حالت میں زیادہ دیر تک نہ سلایا جائے۔ بچہ کو کروٹ دلواتے رہنا چاہئے۔ سر کے نیچے پتلا اور نرم تکیہ رکھنا مناسب ہے۔

ورزش:- شیر خوار بچے اور ورزش یہ بات بظاہر عجیب سی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بڑے آدمیوں کی طرح بچوں کو بھی ورزش کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ گردن کا ہلانا، کلکاریاں کرنا، کروٹ بدل دینا، ہاتھ پاؤں مارنا، سرکنے کی کوشش کرنا، ہاتھوں کی مٹھیاں بند کرنا اور اسی قسم کی دیگر حرکتیں کرنا ہی بچوں کیلئے ورزش ہے۔ اسی طرح بچوں کا رونا بھی ایک طرح کی روزش ہے۔ اس سے پھیپھڑے اور سینے و پیٹ کے پٹھوں کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ دانستہ طور پر بچہ کو رلایا جائے۔ کیونکہ بچہ یا تو بھوک کی وجہ سے روتا ہے یا کسی تکلیف کے باعث مثلاً پیٹ درد، مروڑ، بخار، ہاتھ، پیروں یا سر میں درد وغیرہ۔ اگر بچہ بھوک کی وجہ سے رو رہا ہو تو اسے دودھ پلا دیا جائے۔ اگر پیٹ وغیرہ میں درد ہو تو اس بیماری کا علاج کیا جائے۔

(عاشق حسین متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

بقیہ اداریہ : قادیان کی بستی پسماندہ اور غیر معروف بستی تھی جسکا نقشہ عالم پر تو کیا علاقائی سطح پر بھی کوئی اہمیت نہ تھی۔ کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ جیسا کہ خود حضور نے اس زمانہ کی حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے :

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

پھر اس پر مستزاد یہ کہ دشمنوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ آپ کی آواز حدود قادیان سے باہر نہ جائے۔ ایسے شدید مخالفانہ ماحول میں مصائب کی آندھیوں میں، دکھوں کے جنگل میں بغض و عناد کے طلاطم خیز طوفانوں کا مقابلہ کرتا ہوا تبلیغ و دعوت اسلام کا یہ بیڑا آگے بڑھا اور دنیا کو یہ ندا دیتا چلا گیا :

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سعید روحیں اس جماعت میں شامل ہوتی گئیں، قدرے کم رفتار سے یہ قافلہ آگے بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ تقدیر الٰہی کے مطابق اس عظیم الشان انقلابی دور کا آغاز ہو گیا کہ لکھوکھا سعید روحیں بیک وقت احمدیت کی آغوش میں آنے لگیں۔ 1993 میں جب کہ عالمی بیعت کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا دنیا نے وہ نظارہ دیکھا کہ اس سے پہلے کسی مذہب کی تاریخ میں ایسا نظارہ دنیا نے مشاہدہ نہیں کیا تھا۔ کس قدر روح پرور ہے وہ نظارہ! جب تمام براعظموں سے تعلق رکھنے والے مختلف قوموں کے لوگ مختلف زبانیں بولنے والے رنگ و نسل کے امتیازات سے بلند و بالا ہو کر خلیفہ وقت کے ہاتھ پر توحید الٰہی کا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن مجید کی حقانیت کا اقرار کرتے ہیں۔ اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور آئندہ تادم واپسی پاکیزہ زندگی گزارنے کا عزم کرتے ہیں۔ کس قدر سعید ہیں وہ لوگ جو اس میں شامل ہیں کس قدر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان روح پرور نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں اپنے ایمان کو تر و تازہ کرتے ہیں اور ایمان اور عمل دونوں میں ترقی کرتے ہیں۔ عالمی بیعت کے ان سات سالوں میں 2,19,05,905 سعید روحیں آغوش احمدیت میں آچکی ہیں اور 2000ء وہ "نفخ صور" کا سال ثابت ہو گا جب ایک ہی سال میں دو کروڑ سعید روحیں بیک وقت خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت کے روحانی نظام سے منسلک ہونگی۔ انشاء اللہ

آسمان احمدیت پر رونما ہونے والے اس عظیم الشان روحانی کرنیں مستقبل قریب میں برپا ہونے والے اس یونیورسل انقلاب کی نشاندہی کر رہی ہیں جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"نہ بت رہینگے نہ صلیب رہیگی۔ اور سمجھدار دلوں پر سے ان کی عظمت اٹھ جائیگی، اور یہ سب باتیں باطل دکھائی دینگی۔ اور سچے خدا کا چہرہ پھر نمایاں ہو جائیگا...... خدا اپنے بزرگ نشانوں کے ساتھ اپنے نہایت پاک معارف کے ساتھ اور نہایت قوی دلائل کے ساتھ دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دیگا اور وہی منکر رہ جائینگے جن کے دل مسخ شدہ ہیں (کتاب البریہ ص 270 حاشیہ)

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور تبلیغ و دعوت الی اللہ کے جو عظیم فرائض ہم پر عائد ہیں کما حقہ ان کی بجا آوری میں مشغول رہیں اور اپنی زندگی کو قرآنی تعلیم کا زندہ اور عملی نمونہ بنائیں۔ تاکہ لاکھوں کی تعداد میں آنے والی ان نئی روحوں کو استقامت نصیب ہو۔ خدا کے قرب پانے کے راستہ میں ہماری کمزوریاں حائل نہ ہوں۔ ہمارے اعمال و کردار ان کے لئے لغزش کے موجب نہ ہوں۔ بلکہ قابل تقلید ثابت ہوں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

(زین الدین حامد)

وصـــایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۰۷۸:- میں محمودہ پروین زوجہ مکرم عبدالقدیم صاحب نیاز قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ا۔ زیور طلائی ایک سیٹ وانگوٹھی طلائی وزن 30.5g قیمت موجودہ مبلغ -/Rs.10,000 ۲۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی طلائی وزن 6.25g موجودہ قیمت مبلغ -/Rs.2,000 ۳۔ زیور نقرئی تین سیٹ وزن 90g موجودہ قیمت مبلغ -/Rs. 400

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/10,000 روپیہ ہے۔ میں نے اپنی خوشی سے حق مہر معاف کر دیا ہے۔ اب میرے خاوند کے ذمہ حق مہر کی کوئی رقم قابل ادا نہیں ہے۔

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی مجھے والدین کی طرف سے کسی قسم کی کوئی جائیداد ملی ہے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میں اس وقت نصرت گرلز اسکول میں بطور ٹیچر ملازمت کرتی ہوں۔ اس وقت مجھے مع الاؤنس مبلغ -/1930+-/500=-/2430 روپیہ ماہوار تنخواہ مل رہی ہے میں اسکے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی انشاء اللہ۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالقدیم نیاز قادیان	محمودہ پروین قادیان	عبدالقدوس نیاز قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۷۹:- میں پی. عبدالناصر ولد مکرم پی. عبدالکریم صاحب قوم مسلم پیشہ مبلغ سلسلہ احمدیہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان آف پتہ پریم کیرالہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱۱-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی میں کوئی جائیداد پیدا کرونگا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دونگا (والدین کی جائیداد ہے اور وہ حیات ہیں انکی طرف سے جب بھی حصہ ملیگا دفتر کو مطلع کرونگا)

اس وقت میری ماہوار آمد مع الاؤنس مبلغ 2635/76 روپیہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا ہونگا میری

یہ وصیت ماہ دسمبر ۹۹ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد | العبد | گواہ شد

محمد اسماعیل الہی مبلغ سلسلہ | پی عبد الناصر | ایم علی کنجو مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر ۱۵۰۸۰:- میں وسیم احمد نیاز ولد مکرم جلال احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم مدرسۃ المعلمین عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پانبرج اڑیسہ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی منقولہ وغیر منقولہ جائیدادوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ا۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

۲۔ میرے والد صاحب کی درج ذیل جائیداد ہے:

(الف) مکان کھپریل واقع پانبرج اڑیسہ ۵ گونٹھ میں اندازاً مالیتی ۲۰ ہزار روپیہ۔

(ب) زرعی زمین ۱۲ گونٹھ واقع پانبرج اڑیسہ مشترکہ والد صاحب وچچا کے درمیان مالیتی ۲۰ ہزار روپیہ۔

مذکورہ بالا جائیداد میں والد صاحب کے علاوہ والدہ صاحبہ چار بھائی اور تین بہن حصہ دار ہیں۔ جب بھی مجھے اس میں سے حصہ ملے گا دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کردوں گا۔ اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اس وقت میں مدرسۃ المعلمین قادیان میں پڑھ رہا ہوں مجھے ماہوار مبلغ -/Rs. 750 وظیفہ ملتا ہے۔ میں مذکورہ آمد کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا انشاء اللہ۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد | العبد | گواہ شد

ملک محمد مقبول طاہر قادیان | وسیم احمد نیاز | مولوی سلطان احمد ظفر قادیان

صبر

"انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہیں۔" (ملفوظات (جلد4 ص246)

مرکز احمدیت قادیان میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل تفصیل کے مطابق ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے انعقاد کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمد للہ

اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت: ۲۳ اور ۲۴ ستمبر ۲۰۰۰ء

اجتماع خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت: ۲۵، ۲۶، ۲۷ ستمبر ۲۰۰۰ء

اجتماع لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت: ۲۵، ۲۶، ۲۷ ستمبر ۲۰۰۰ء

مجالس ابھی سے ان بابرکت اجتماعات کے لئے تیاری شروع کردیں۔ تفصیلی پروگرام مجالس کو سرکلر کردیا گیا ہے۔

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. R. N. 38951/82

Monthly **MISHKAT**

Ph : (91) 1872 - 70139
(R) 70616
Fax : 70105

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor:- Zainuddin Hamid
Manager : Qari Nawab Ahmad
Printer & Publisher : Munir Ahmad Hafizabadi

Vol. No. 19 | July 2000 | No. 7

... اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”... میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتویٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا۔ میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تجویز ہوا اسے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں پھیر لیا گیا۔ اور دو سو کے قریب مولویوں اور مشائخوں کی گواہیاں اور مہریں اسپر کرائی گئیں... ان لوگوں نے اپنے خیال میں سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب سلسلہ کو ختم کر دیگا۔ اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افتراء ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کے لئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تھا لیکن اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کیا تھا۔ پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا۔ جس قدر مخالفت میں شدت ہوتی گئی اسی قدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلوں میں جڑ پکڑتی گئی۔ اور آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔“

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۹، ۲۵۰)